حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ

HussamUlHaramainK...

نام کتاب ـــــــــــ حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ

بار اشاعت ـــــــــــ اول

تاریخ طبع ـــــــــــ اکتوبر 2012

تعداد ـــــــــــ 1100

مطبع ـــــــــــ دار الایمان پرنٹرز

باہتمام ـــــــــــ احناف میڈیا سروس

ویب سائٹ ـــــــــــ www.ahnafmedia.com

ملنے کے پتے

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

0321-6353540

دار الایمان فرسٹ فلور زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

0321-4602218

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

قارئین ذی وقار!

نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے انقلابات کئی خصوصیات کے حامل ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹوٹی ہوئی انسانیت کو ایک جسم کی مانند کر دیا اور رحمت والے جھنڈے کے نیچے سب کو اکٹھا فرما دیا۔ جو لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے وہ ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے لگے قرآن مقدس نے بھی اس بات پر کافی زور دیا ہے کہ اُمت مسلمہ کا اتفاق واتحاد ہونا چاہیے اور اُمت مسلمہ مل جل کر رہے۔ جیسا کہ قرآن شاہد ہے:

حکم قرآنی اور انقلاب مصطفوی کے ساتھ ساتھ وقت کے حالات بھی یہی چاہتے ہیں کہ اُمت مسلمہ میں اتحاد واتفاق ہو، اور یہ اُمت مسلمہ کفر کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنے۔

مگر افسوس کہ غیر مسلم لوگوں کے ہاتھوں ایجنٹ بن کر کام کرنے والے کبھی ان باتوں کا خیال کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

ہمیں اس وقت بریلوی حضرات کے متعلق کچھ لکھنا ہے اور ہم نہایت دیانتداری سے چند باتیں عرض کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ اُمت مسلمہ کا اتفاق واتحاد پھر سے قائم ہو۔ اور ساتھ ساتھ آپ کو یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ کون اس اتحاد واتفاق کے حق میں نہیں ہے اور ہم کوششیں کریں گے کہ بریلوی حضرات کے گھر سے ہی کچھ عرض کریں۔

اور یہ ثابت کریں گے کہ اتفاق واتحاد میں بڑی رکاوٹ یہ حضرات ہی ہیں اور انسانیت میں پھوٹ ڈالنے والے یہ خود ہی ہیں۔

جیسا کہ "سوانح حیات اعلیٰ حضرت بریلوی" کے ص8 پر موجود ہے کہ:

مولانا احمد رضا خان صاحب پچاس برس مسلسل اسی جدوجہد میں لگے رہے یہاں تک مستقل دو مکتبہ فکر قائم ہو گئے۔ بریلوی اور دیوبندی۔

تو کیا جو ابتدا ہی میں اُمت مسلمہ کو ان حالات سے دوچار کرنے والے ہوں کیا ان حالات سے نکالنا پسند کریں گے نہیں اور ہرگز نہیں۔ یہ سنی اور بریلوی جھگڑا مولانا احمد رضا خان کی مہربانیوں میں سے ایک مہربانی ہے اور یہی بات ہم آگے جاکر مفتی خلیل احمد خان قادری برکاتی کے قلم سے بھی آپ کو دکھائیں گے کہ فاضل بریلوی کے وجہ سے گھر گھر میں جھگڑا پیدا ہوا، حالانکہ موصوف بھی بریلوی ہیں مگر بات تو سچ ہی کہہ دی۔

القصہ آیئے اور دیکھیے کہ کون اس اتفاق و اتحاد کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔

مفتی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

فرقہ واریت ختم ہوسکتی ہے؟

امابعد فقیر اویسی غفرلہ ان مخلص کلمہ گو حضرات سے اپیل کرتا ہے فقیر کے رسالہ ہذا کو غور سے پڑھنے کے بعد دو گروہوں کو ان مسائل وعقائد پر متفق ہو کر عام پرچار کرنا ہو گا۔ جن پر دونوں گروہوں کے سربراہ متفق ہیں فضلاء دیوبند کے مرکزی پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور موصوف کو بریلوی

بھی اپنا مقتدر بزرگ تسلیم کرتے ہیں کیونکہ بریلویت کی بہت سی مقتدر شخصیات کے بھی پیر و مرشد ہیں اگر ان دو گروہوں میں جو بھی حاجی صاحب کے عقائد و معمولات کے خلاف ہو اسے سمجھ لیں وہی فساد کی جڑ ہے۔

انعام اللہ فی عقائد حاجی امداد اللہ ص4، بتغییریسیر

اور یہی بات اویسی صاحب نے ص 7 پر بھی لکھی ہے اور یوں لکھتے ہیں اگر وہ (دیوبندی حاجی صاحب کا فیصلہ) نہ مانیں تو سمجھ لیں کہ یہی فساد کی جڑ اور ملافی سبیل اللہ فساد۔

معلوم ہو گیا جو حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ نہ مانے بریلویوں کے اصول سے وہی فساد کی جڑ ہے چونکہ پہلے ایمانیات و عقائد کی بات ہوتی ہے اور اویسی صاحب نے بھی پہلے عقائد کی بات کی پہلے ہے اسی کو پہلے دیکھ لیتے ہیں۔

حاجی صاحب فیصلہ ہفت مسئلہ کے آخر میں ص 13 پر یوں ارشاد فرماتے ہیں:

اہل اللہ کی صحبت و خدمت اختیار کریں خصوص عزیزی مولوی رشید احمد صاحب کے وجود با برکت کو ہندوستان میں غنیمت کبریٰ و نعمت عظمیٰ سمجھ کر ان سے فیوض و برکات حاصل کریں کہ مولوی صاحب موصوف جامع کمالات ظاہری و باطنی کے ہیں ان کی تحقیقات محض للّٰہیت کی راہ سے ہیں ہرگز اس میں شائبہ نفسانیت نہیں یہ وصیت تو مولوی صاحب کے مخالفین کو ہے۔

کلیات امدادیہ ص 86

حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ضیاء القلوب ص 72 پر یوں ارشاد فرماتے ہیں جو شخص مجھ سے عقیدت و محبت رکھے وہ مولوی رشید احمد صاحب سلمہ اور

ہے کہ اپنی باری میں بریلوی یوں کہتے ہیں کہ عداوت و افتراق بین المسلمین کا ابلیسی پروگرام بنا کر ایک فتنہ گر فسادی مولوی نے عربی زبان میں "البریلویہ" لکھی ہے جس میں غلط حوالے دے کر عبارتوں کو توڑ موڑ کر اور مفہوم کو مسخ کر کے گم راہی پھیلائی۔

اتحاد بین المسلمین ص 66

ہم بھی یہی کہتے ہیں بریلویوں کے بارے میں جو انہوں نے غیر مقلدین کے عالم احسان الٰہی ظہیر کے متعلق لکھا ہے اور تیسری وجہ احمد رضا کے ہمارے خلاف لگائے جانے والے فتوؤں کے الزام محض ہونے کی یہ ہے کہ مولوی عبد الستار خان نیازی لکھتا ہے اگر کسی کتاب میں قابل اعتراض عبارت نظر آجائے تو اس کی مراد متعین کرنے کا حق مصنف کو ہو۔

اتحاد بین المسلمین ص 116

ہمیں اس حق سے بھی بریلویوں نے محروم رکھا جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ فتوے محض الزام تھے اور چوتھی وجہ یہ بھی ہے کہ مولوی عبد الستار خان نیازی لکھتے المھند کی اشاعت کے بعد تمام غلط فہمیاں دور ہو جاتی ہیں اور موافقت کی راہ کھل جاتی ہے۔

اتحاد بین المسلمین ص 136

یعنی جو فتاوی جات اکابر دیوبند پر لگائے گئے ان کی صفائی المھند میں دیدی گئی اور غلط فہمی لوگوں کی دور ہو گئی تو وہ فتوے الزام ہی تو رہ گئے۔ یہ الگ بات ہے کہ فاضل بریلوی اور ان کے ہم نوا ابھی تک یہی رٹ لگا رہے ہیں کوا سفید ہی ہوتا ہے یا مرغی کی ایک ٹانگ پر اڑے ہوئے ہیں چونکہ جو فتنہ و فساد ڈالنے والا ہوتا ہے وہ ایسے

ہی کیا کرتا ہے کسی کی مانتا ہی نہیں جب مسلک بریلوی کے ذمہ دار آدمی عبد الستار خان نیازی کہہ رہے ہے کہ ہماری غلط فہمیاں دور ہو گئی ہیں تو باقی بریلوی حضرات کو بھی توبہ تائب ہو کر رجوع کر لینا چاہیے تھا مگر جب مقصود ہی امت کو توڑنا اور ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہو پھر اپنی بات پر ہی تو فاضل بریلوی کو جمنا ہو گا تا کہ ڈالر کا حق نمک ادا ہو۔

القصہ یہی بات ہم بھی کہہ دیتے ہیں کہ سعودیہ کے علماء نے تو یہاں تک فتویٰ دیا البریلویہ بعد القادیانیہ یعنی قادیانیوں کے بعد بریلویوں کی باری ہے۔ انہیں بھی ویسے کافر قرار دیا جائے جیسے قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا اور ابو ظہبی کے اخباروں میں بھی خبریں چھپی تھیں کہ بریلوی دین سے خارج ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

دل بہ محبوبِ حجازی بستہ ایم

زیں جہت با یک دِگر پیوستہ ایم

اِتّحاد بین المسلمین

وقت کی اہم ضرورت

○

از

مجاہدِ ملت مولانا محمد عبد الستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ

والضحٰی پبلی کیشنز

داتا دربار مارکیٹ، لاہور 0300-7259263 0315-4959263
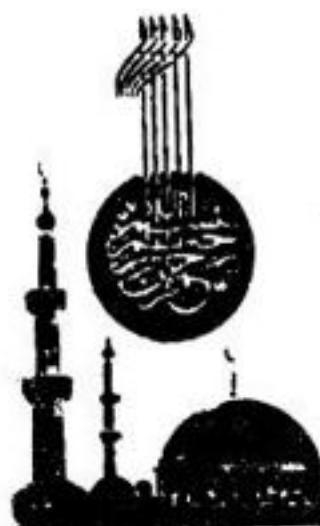
ملحق دینی یصدر مع الاتحاد کل یوم جمعة

العدد السادس والثمانون ■ الجمعة ٢٦ رجب ١٤٠٤ هـ الموافق ٢٧ ابريل ١٩٨٤ م ■

● الصفحة الرابعة ● ●الجمعة ٢٦ رجب ١٤٠١ هـ

تلقى «الهدى» عدة رسائل من الاخوة القراء تتحدث عن وجود طائفة جديدة من الطوائف الخارجة عن الاسلام تسمى طائفة «البريلوية» وان هذه الطائفة بدأت تمارس نشاطها في البلاد عن طريق بعض الافراد من غير العرب .. الذين يعملون في المساجد .

وقد افتى علماء المسلمين بانحراف هذه الطائفة عن العقيدة الاسلامية .. لان معتقداتهم تخالف الشريعة الاسلامية الغراء ، وتدور هذه المعتقدات الخاطئة حول شخصية الرسول ﷺ .

وهذه الطائفة هي واحدة من الطوائف المتعددة الخارجة عن الدين الاسلامي ، ومنبعها الهند . وقد سميت بالبريلوية او البريلويين نسبة الى مؤسس هذه الطائفة احمد رضا . الذي ولد في الهند ومات في عام ١٩٢١ عن عمر يناهز ستة وخمسين عاما في وقت كانت الهند ترزح فيه تحت نير الاستعمار البريطاني الذي تعود ان ينشىء مثل هذه الطوائف الخارجة عن الدين الاسلامي ، لتكون كالسوس ينخر في عضد الامة الاسلامية . وهو يمد لها يد العون ، ويقدم لها التسهيلات في سبيل نشر عقيدتها .

البريلوية طائفة

خارجة عن الدين واتباعها يعملون في مساجد الدولة!

ابو ظہبی کے مشہور اخبار الھدیٰ کا ایک صفحہ

البریلویۃ طائفۃ خارجۃ عن الدین

واتباعھا یعملون فی مساجد الدولۃ

جس کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے

الہدیٰ کو قارئین کی جانب سے متعدد خطوط موصول ہوئے ہیں جن میں خارج از اسلام گروہوں میں سے ایک نئے گروہ کا ذکر کیا گیا ہے جس کا نام بریلوی ہے۔ اور یہ گروہ غیر عرب افراد کے ذریعہ جو یہاں مسجدوں میں کام کرتے ہیں اپنی اشاعت کر رہا ہے۔ مسلم علماء نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ یہ گروہ اسلامی عقائد سے منحرف ہے کیونکہ ان کے عقائد شریعت اسلامی کے خلاف ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کے متعلق غلط عقیدہ رکھتے ہیں۔ یہ گروہ ان متعدد گروہوں میں سے ایک ہے جو دین اسلام سے خارج ہیں۔ اس کا مرکز ہندوستان میں ہے اس گروہ کا نام بریلوی یا بیلین ہے۔ جو کہ اس گروہ کی بنیاد رکھنے والے شخص احمد رضا بریلی کے رہنے والے کی نسبت سے ہے۔ جو کہ ہندوستان میں پیدا ہوا اور ۱۹۲۱ میں ۵۶ سال کی عمر میں انتقال کیا جبکہ ہندوستان برطانیہ کا ماتحت تھا جو چاہتا ہے کہ دین اسلام سے خارج گروہوں کو پھیلایا جائے امت مسلمہ میں رخنہ ڈالا جائے اور برطانیہ ان کی نشر و اشاعت میں مدد کرتا ہے

الھدیٰ الصفحۃ الرابعۃ

الجمعہ ۲۶ رجب ۱۴۰۴ھ

۲۷ اپریل ۱۹۸۴ء

مدير إدارة الصحافة والنشر
عبد الله أحمد الداري
هاتف : ٥٣٦٤٩٣٢ ـ مكة المكرمة

سكرتير التحرير
عبدالباسط عزالدين

رابطة العالم الإسلامي
شهرية إسلامية جامعة
تصدر عن إدارة الصحافة برابطة العالم الإسلامي ـ مكة المكرمة
السنة الثالثة والعشرون ـ العددان الخامس والسادس ـ جمادى الأولى والآخرة ١٤٠٥ هـ ـ فبراير مارس ١٩٨٥ م

كلمة الشهر

البريلوية بعد القاديانية

ملة الكفر واحدة . . وان اختلفت أساليبها . . وتباينت أشكالها . . وتنوعت اتجاهاتها . .

ومنذ سنوات صدر قرار الحكومة الباكستانية باعتبار القاديانية طائفة خارجة عن الاسلام . . وهي الملة التي كفرت بفريضة الجهاد . . واعتبرت مرزا غلام أحمد خاتم الأنبياء والرسل . . زورا وبهتاناً . . باطلاً . .

ونحن اليوم في حاجة إلى قرار آخر . . في مستوى قرار القاديانية الكافرة . . قرار يدين « البريلوية » ويعتبرها ملة خارجة على الدين الاسلامي . .

ولئن كانت القاديانية نشأت في ظل الاستعمار البريطاني لشبه القارة الهندية وتبنت أفكاره المعادية للاسلام . . ومحاولاته لهدم الجهاد واسقاطه كفريضة اسلامية . . فإن البريلوية هي الأخرى نشأت في ظل الاستعمار البريطاني نفسه . . وانطلقت في شبه القارة الهندية نفسها . . فهذه شقيقة تلك . . أهدافهما واحدة . . هي محاولة الكيد للاسلام والتطاول على معتقداته . . وتضليل السذج من الناس .

إن طائفة « البريلوية » الضالة المضللة أنشأها البريلوي « عبد المصطفى » ما بين عامي ١٢٧٢ هـ و ١٣٤٠ هـ وينتسب إلى مدينة بريلي إحدى مدن ولاية برديش بالهند . . تتلمذ على يد المدعو « مرزا قادر بك » وهذا شقيق « المرزا غلام أحمد » مخترع القاديانية . .

« يقول الأستاذ احسان الهي ظهير في كتابه عن هذه الطائفة : ان نشاطها ازداد في الآونة الأخيرة وانها أخذت تتعاون مع مثيلاتها من المذاهب المنحرفة كالقاديانية والبابية والبهائية والباطنية لنشر الأباطيل والأكاذيب وتشويه صورة الاسلام النقية الصافية بترويج القصص والأساطير والخرافات والترهات ، وانزال النذور والقرابين منزلة الصلاة والزكاة وبديل الصوم والحج بما يضلل به العامة ثم الكيد والمؤامرات ضد اتباع الكتاب والسنة ، والدعاة إلى وحدانية الرب والى عقيدة التوحيد الخالص في الوهيته وربوبيته . . »

ويستطرد الأستاذ ظهير :

« وأكثر من ذلك إصدار فتاويهم بتكفير كل من لا يؤمن بخرافاتهم وخزعبلاتهم وكل من يعاصيهم في آرائهم المبنية على الوهم والخيال وعقائدهم المستقاة من الوثنيين والمشركين وعن الهندوسية وتعاليمهم التي تدعو الأمة إلى الجهل وعدم التعقل والفكر وهجومهم على أسلاف هذه الأمة وأعيانهم الذين لهم شرف كبير في نشر علوم القرآن والسنة والدفاع عنها ، والرد على تحريفات المحرفين وتأويلات المتأولين . . »

ومخترع هذه المعتقدات الفاسدة ما هي إلا بقايا أفكار انحرفت وتسترت تحت شعارات مزيفة . . مضللة . . ونشأت في أحضان الاستعمار البريطاني . . الصليبي الحاقد . . والذي يسعى لبث سمومه وترويج أباطيله . . واغراق بعض المجتمعات الاسلامية بالخرافات والخزعبلات والانحرافات الفكرية والعقائدية . .

هؤلاء المفسدون في الأرض . . الغارقون في بحر الظلمات . . ظلمات الجهل والضلال والشرك والكفر . . يجب التحذير منهم . . وتنبيه المسلمين إلى خطرهم على العقيدة الصحيحة . . وإصدار فتوى شرعية بكفرهم وضلالهم . .

وكما جاء قرار القاديانية قوياً قاطعاً حاسما حازما . . كذلك فإننا نتطلع إلى قرار البريلوية باعتبارها طائفة خارجة على الاسلام . . وملة كافرة ضالة مضللة . . ويعامل اتباعها ومعتنقوها كما يعامل أتباع الطائفة القاديانية وغيرهم من الطوائف الخارجة عن الدين الاسلامي . . ليظل للاسلام نقاؤه وصفاؤه وكما أراد الله تعالى له دائما حينما قال في كتابه العزيز وهو أصدق القائلين :

﴿ إنا نحن نزلنا الذكر وإنا له لحافظون ﴾

سعودی عرب سے شائع ہونے والے ماہنامہ رابطۃ العالم الاسلامی" مکہ مکرمہ، جمادی الاولیٰ و الآخرہ ۱۴۰۵ھ / مارچ ۱۹۸۵ء کا ادارتی نوٹ

قادیانیوں کے بعد بریلویوں کی باری

کافر ایک ہی ملّت ہیں اگرچہ اُن کے طریقے مختلف، اُن کی شکلیں جُدا جُدا اور قسمیں علیحدہ ہیں۔ کئی سال پہلے حکومتِ پاکستان نے قادیانی جماعت کو اسلام سے خارج قرار دیا تھا ـــــ یہ وُہ ملّت ہے جس نے جہاد کی فرضیت کا انکار کیا ـــــ اور مرزا غلام احمد کو جھوٹ، بہتان اور ناجائز طور پر رسُول جانا، اور آج ضرورت ہے کہ ایک دُوسری جماعت بریلوی کو قادیانیوں کی کی طرح کافر اور دینِ اسلام سے خارج قرار دیا جائے ـــــ قادیانی، حکومتِ برطانیہ کے زیرِ سایہ پیدا ہوئے اور انہوں نے ایسے افکار و عقائد اپنائے جو اسلام کے خلاف تھے، جیسے جہاد کی فرضیت کا انکار ـــــ بریلوی انگریز حکومت کی دُوسری پیداوار ہیں، وُہ بھی ہندوستان میں اُسی طریقہ پر چلے۔ یہ بھی ان کے بھائی ہیں۔ ان کا ہدف بھی ایک ہے وُہ اسلام میں مکر اور حیلے کرنے والے اور اپنے عقائد کے مطابق تاویلیں کرنے والے اور سیدھے سادے لوگوں کو گمراہ کرنے والے۔ بے شک بریلوی جماعت گمراہ اور گمراہ گر۔ یہ جماعت ۱۲۷۲ھ تا ۱۳۴۰ھ بریلوی "عبد المصطفیٰ" نے قائم کی اور بریلوی کی نسبت ہندوستان کے صوبہ اترپردیش کے ایک شہر بریلی کی طرف ہے۔ وُہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بھائی مرزا قادر بیگ کے شاگرد ہیں۔

اُستاد احسان الٰہی ظہیر اپنی کتاب (البریلویۃ) میں اِس جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

"اِس گروہ کی قوت دَورِ آخر میں بڑھ گئی ہے اور انہوں نے مذاہبِ باطلہ جیسے قادیانی، بابیہ، بہائیہ، باطنیہ کے ساتھ تعاون شروع کر رکھا ہے تاکہ باطل اور جھوٹ کو پھیلائیں اور اسلام کی شکل کو مسخ کریں، قصّہ کہانی خرافات اور اَوہام کی ترویج کریں۔ نذر و نیاز وغیرہ کو بمنزلہ نماز زکوٰۃ، روزہ اور حج کے گردانیں تاکہ عام لوگ گمراہ ہو جائیں۔ پھر ان کا مکر اور ان کی کانفرنسیں قرآن و سُنّت کی پیروی اور رب کی وحدانیت توحید خالص، الُوہیت و ربُوبیت کی طرف بُلانے والوں کے خلاف ہیں۔"

اُستاد ظہیر لکھتے ہیں:۔

"اور اِس سے بڑھ کر ان کی تاویلات کا محور ہر اُس شخص کی تکفیر کرنا جو ان کی خرافات اور بیہودگیوں کو نہ مانے وُہ ان کی رائے، وہم اور خیال میں نافرمان ہے۔ انہوں نے اپنے عقائد ہندوستان کے بُت پرست اور مشرکین سے لیئے ہیں، اور ان کی تعلیم جس کی طرف اُمّت کو وُہ دعوت دیتے ہیں وُہ جہالت، کم عقلی اور فکر سے محرُومی، اور اِس اُمّت کے اسلاف کو کوسنے پر مبنی ہے حالاں کہ علومِ قرآن و حدیث کے پھیلانے والے ایسے بزرگ ـــــ جنہوں نے محرّفین کی تحریفات، غلط تاویلیں کرنے والوں کی تاویلات اور عقائدِ فاسدہ کے گھڑنے والوں کا دفاع کیا ـــــ کے لیئے شرفِ کبیر ہے۔"

یہ فاسد عقائد ـــــ برطانیہ کی عیسائی حکومت کے زیرِ سایہ فرنگی استعمار کی آغوش میں پروان چڑھنے والے افکارِ منحرفہ، مضلّہ کی پیداوار ہیں ـــــ ملّتِ اسلامیہ میں ان خرافات منحرفہ کفریہ کا زہر پھیلانے والے ـــــ زمین میں فساد برپا کرنے والے ـــــ اور جہالت، ضلالت، گمراہی اور شرک و کفر کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ڈوبنے والے یہی لوگ ہیں ـــــ ان سے بچنا واجب ہے، مُسلمانوں کو ان کے شر سے خبردار کرنا اور صحیح عقیدہ کا بتانا اور ان کے کفر و گمراہی پر شرعی فتویٰ جاری کرنا ضرُوری ہے جیسا کہ قادیانیوں پر قطعی حکم جاری کیا گیا ـــــ اسی طرح ہم اُمید کرتے ہیں کہ بریلوی بحیثیت جماعت کے اسلام سے خارج ـــــ اور ایک جماعتِ ضالہ، مضلّہ کافرہ قرار دیئے جائیں ـــــ ان کے ماننے والوں کے ساتھ وُہی سلوک کیا جائے جو قادیانیوں کے ساتھ کیا گیا ہے اور اِس جماعت کو دینِ اسلام سے خارج کیا جائے تاکہ یہ اسلام میں گمراہی نہ پھیلائیں اور اسلام مجلّیٰ اور پاک صاف رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیئے ارادہ فرمایا ہے، اور اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے:۔

"ہم نے ذِکر نازل فرمایا اور ہم ہی اِس کے محافظ ہیں۔"

حکومتِ سعودیہ کی وزارتِ حج واوقاف نے کنزالایمان و خزائن العرفان پر پابندی لگاتے وقت جو حکم نامہ، اور متحدہ عرب امارات کی وزارتِ قانون اور اوقاف نے ائمہ مساجد کے نام جو سرکلر جاری کیا تھا، اُن کا عکس بمعہ اُردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے:۔

المملكة العربية السعودية
وزارة الحج والاوقاف
الوزير

بسم الله الرحمن الرحيم

تعميم

سعادة وكيل الوزارة لشئون المساجد
سعادة وكيل الوزارة لشئون الحج
سعادة وكيل الوزارة المساعد لشئون الاوقاف
سعادة مدير عام الاوقاف والمساجد بالمنطقة الشرقية بالنيابه
سعادة مدير الاوقاف والمساجد بالمدينة المنورة

السلام عليكم ورحمه الله وبركاته وبعد ..

تم الى خطاب سعادة الرئيس العام لادارات البحوث العلمية والافتاء والدعوة والارشاد رقم ٥/٣٦٠١ في ١٤٠٣/٥/٣ هـ الجوابي لكتابنا رقم ١٤٠٣/١٠٠٩ في ١٤٠٣/٢/٢٦ هـ حول ماورد نا من رئيس لجنه د ونكاستر ومجلس الدعوة الاسلامية في اوربا وانجلترا من استنكار لما ورد في ترجمه معاني القرآن الكريم باللغة الاوردية بقلم محمد احمد رضا خان وتفسير الهامش بقلم محمد نعيم الدين مراد آبادي ـ لما اشتملت عليه الترجمه من شرك وبدع وضلالات .

وقد أفاد سماحته بأنه سبق أن ورد اليه نموذج المصحف المترجم المذكور من عدد من الجهات وبعد دراسته اتضح انه ملئ بالتحريفات والاكاذيب خصوصا وان الذين ينتسبون الى طائفه البريلويين التي تعتقد في نبيه محمد صلى الله عليه وسلم بالاول والاخر والظاهر والباطن وغير ذلك من الشرك والبدع والاراء الباطلة، والاستعانة بالاموات من الانبياء والصالحين وطلب الحاجات منهم وتقديم الاطعمه عند قبورهم واقامة الموالد والاحتفالات والاعياد على قبورهم وسبهم لدعوة الشيخ محمد بن عبد الوهاب رحمه الله واعتقادهم ان الاحتفال بذكرى مبتعد وفاته تبدأ في اليوم الثالث . كما ان من بدعهم المنكرة احتفالهم في اليوم الحادي عشر من كل شهر لايصال الثواب للشيخ عبد القادر الجيلاني رحمه الله .

وبناء على ماتقدم فانه يتعين مصادرة هذا المصحف المترجم .

لذا نرى التعميم على كافه منسوبيكم بمراعاة والتأكيد على الجهات المختصة بمراقبة المساجد وسحب ذلك المصحف وجمعه واحراقه واتلافه .. والسلام ..

وزير الحج والاوقاف

عبد الوهاب احمد عبد الواسع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المملكة العربية السعودية
وزارة الحج والأوقاف
وزیر

حکمنامہ

جناب وکیلِ وزارت امور مساجد
جناب وکیل وزارت حج و اوقاف
جناب نائب مدیر امور مساجد و اوقاف ، علاقہ شرقیہ
جناب مدیر اوقاف و مساجد ۔ مدینہ منورہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے خط نمبر ۱۰۰۹/۳/۲۰۳ مکتوبہ بتاریخ ۲۶ صفر ۱۴۰۳ھ کے جواب میں جناب رئیسِ عام شعبہ تحقیق و افتاء و دعوت و ارشاد کا خط نمبر ۱۰۶/۳/۵ مکتوبہ بتاریخ ۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ موصول ہوا۔ ہم نے اپنے خط میں جمعیۃ ڈونکاسٹر کے صدر اور جمعیۃ الدعوۃ الاسلامیۃ یورپ و برطانیہ کے خطوط کا حوالہ دیا تھا جن میں احمد رضا خان بریلوی کے ترجمہ اور نعیم الدین مراد آبادی کی تفسیر اردو کی شدید مذمت کی گئی تھی۔ چونکہ اس ترجمہ و تفسیر میں شرک و بدعت اور گمراہ کن افکار موجود ہیں۔ الشیخ عبد العزیز بن باز نے ہمارے اس خط کے جواب میں لکھا ہے کہ ہمیں بھی مختلف اداروں کی طرف سے اس ترجمہ کے نمونے موصول ہوئے جن کی تحقیق سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ اس میں تحریفات اور جھوٹ بھرا پڑا ہے اور خود بریلوی گروہ کے عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ "آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "اول و آخر، ظاہر و باطن" کہنا درست ہے جو کہ شرک ہے۔ نیز ان کے بدعتی افکار اور باطل آراء ہیں جو کہ فوت شدہ حضرات انبیاءؑ و اولیاء سے مدد مانگنا۔ ان کی قبروں پر کھانا پیش کرنا، عرس منانا اور محافل منعقد کرنا اور شیخ محمد بن عبد الوہاب کو برا کہنا اور تیجہ، چالیسویں گیارہویں کی رسمیں کرنا۔ اس بنا پر اس ترجمہ و تفسیر کو ملک بدر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے

لہٰذا تمام متعلقہ اداروں کو یہ اطلاع کر دی جائے کہ جن مساجد میں اس کے نسخے ہیں یا کسی اور جگہ ہوں تو ان کو ضبط کر لیا جائے اور جلا دیا جائے۔

والسلام

منجانب: عبد الوہاب بن احمد عبد الواسع
وزیر امور حج و اوقاف

اب جو جواب بریلوی دیں وہی ہماری طرف بھی سے قبول فرمالیں۔

آج سے کچھ عرصہ قبل مولوی عبدالستار خان نیازی صاحب جو بریلوی مسلک کے مقتدر رہنما تھے نے ایک آواز اُٹھائی کہ اُمت مسلمہ میں اتحاد و اتفاق پر زور دیا جائے اور اس سلسلہ میں وہ ایک کتاب لکھتے بھی نظر آتے ہیں۔ "اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت" مگر پڑھ کر افسوس ہوا کہ نام تو کیسا خوبصورت اور اندر سراسر بریلویت کی ترجمانی۔ بہر کیف...

انہوں نے چار نکاتی فارمولا پیش کیا تھا کہ اگر اس پر عمل کر لیا جائے تو پاکستان میں فرقہ واریت ختم ہو سکتی ہے۔ ہم ترتیب سے ہر شق کو لاتے ہیں پھر اس پر کچھ گفتگو عرض کریں گے۔

کہ اس فارمولے کے مخالف بھی بریلوی ہیں جو کہ امن و اتحاد و اتفاق نہیں چاہتے جو امریکہ سے ڈالر ہی اس بنیاد پر لے رہے ہوں کہ لڑائی اور فساد ڈلوانا ہے وہ کیسے اتفاق کریں گے۔ میں حیران ہوں کہ حاجی فضل کریم جیسے بریلوی زعماء ختم نبوت کے مقدس عنوان پر تحریک چلے تو اس کا ساتھ بھی نہیں دیتے تو پھر کب یہ اتفاق و اتحاد کریں گے؟ نیازی صاحب لکھتے ہیں:

اتحاد ملت کے چار نکات:

پاکستان کی تمام جماعتیں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی اور شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے افکار و نظریات پر اصولاً متفق ہیں لہٰذا ہم اپنے تمام متنازعہ فیہ امور ان کے عقائد و نظریات کی روشنی میں حل کریں۔

تبصرہ:

نیازی صاحب انتہائی معذرت وافسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ بریلوی دھرم میں ان حضرات کی تحریرات پر کفر اور ان پر گستاخ رسول ہونے کے فتاویٰ درج ہیں اور ان میں سے بعض تو آپ کے قلم کی زد میں بھی آگئے اب آپ کیسے کہہ رہے ہیں کہ ان کو ثالث مانا جائے:

بغل میں چھری منہ میں رام رام ...والی بات ہی ہو گی کیونکہ:

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ پر بریلوی فتاوے جات:

1۔ بریلوی مذہب کی ریڑھ کی ہڈی جناب غلام مہر علی آف چشتیاں صاحب دیوبندی مذہب لکھتے ہیں:

سارے فساد کی جڑ مولوی شیخ احمد معروف بہ شاہ ولی اللہ دہلوی اور وہی سارنگی بجانے والے اس کے بیٹے رفیع الدین و عبدالقادر ہیں ....وہی مولوی احمد الضد ان یجتمعان کا حیرت انگیز ہیولیٰ تھے اول سنی پھر نجدی۔

معرکۃ الذنب ص 8،7

آگے لکھتے ہیں:

خواجہ اللہ بخش تونسوی فرمایا کرتے تھے کہ شاہ ولی اللہ نے ہگا شاہ عبدالعزیز نے اس پر مٹی ڈالی مگر اسماعیل نے اسے ننگا کر کے سارے ملک کو متعفن کر دیا۔

معرکۃ الذنب ص8

آگے لکھتے ہیں:

قرآن مجید کا فارسی وار دو میں غلط ترجمہ کرنے والوں میں اس سارے فساد

کی جڑ مولوی شیخ احمد الملقب بہ شاہ ولی اللہ۔

معرکۃ الذنب ص15

مولوی عمر اچھروی صاحب نے مقیاس حنفیت کے ص 577،576 پر شاہ صاحب کو وہابی لکھا ہے اور وہابی بریلویوں کی زبان میں گستاخ رسول کو کہتے ہیں۔

جیسے بریلوی عالم جلال الدین امجدی لکھتے ہیں:

جس طرح حنفی شافعی اور رضوی میں نسبت ملحوظ ہے اس طرح وہابی میں نسبت ملحوظ نہیں بلکہ اب وہ نام ہے گستاخ رسول کا جیسے کہ لوطی میں لوط علیہ السلام کی طرف نسبت ملحوظ نہیں بلکہ وہ نام ہے لواطت کرنے والے کا۔

فتاویٰ فیض الرسول ص 261، ج3

توشاہ ولی اللہ کو گستاخ رسول بنایا گیا۔

مفتی اقتدار احمد خان نعیمی لکھتے ہیں :

لایعنی لغو اور کذب باتوں نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور خواجہ حسن نظامی دہلوی کو معاشرہ علمیہ میں مشکوک بنا دیا کہ پتہ نہیں لگتا کہ یہ لوگ سنی ہیں یا شیعہ یا وہابی ان لوگوں نے اپنی کتب میں کوئی بات شیعہ نوازی میں کہہ کر شیعہ فرقہ کو خوش کر دیا کوئی بات وہابیوں کی تائید میں کر دی اس کج روی کی بناء پر مشکوک لوگ اہل سنت کے لیے قابل سند نہیں رہے۔

تنقیدات علی مطبوعات ص148

اور تقریباً یہی بات ص72 پر بھی لکھی ہے۔

بریلوی جید عالم محمود احمد قادری لکھتے ہیں:

جس طرح مرزا قادیانی دجال کو اس کی درثمین نہیں بچا سکتی اسی طرح شاہ

ولی اللہ کو بھی اس کی درثمین نہیں بچا سکتی۔

ریحان المقربین ص52

25

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

شاہ ولی اللہ کی وہابیت کی وضاحت تو ہم پیر طریقت مناظر اعظم حضرت مولانا محمد عمر صاحب کی کتاب مقیاس حنفیت سے کر چکے ہیں۔ اب شاہ ولی اللہ کی شیعت کے بارے میں بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ریحان المقربین ص89،90

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے سورۃ والضحیٰ کی آیت نمبر 7 کے ترجمہ میں یوں لکھتے ہیں۔

ویافت ترا راہ گم کردہ یعنی شریعت نمی دانستی پس رہ نمود

"اور پایا تجھے راہ گم کردہ یعنی آپ شریعت کو نہیں جانتے تھے پس آپ کو راہ دکھائی۔

ترجمہ شاہ ولی اللہ

تو اس پر بریلوی علامہ وجاہت رسول قادری لکھتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ کہنا کہ بھٹکا ہوا گم کردہ راہ ہے صاف اور صریح گستاخی ہے۔

انوار کنز الایمان ص531

شاہ ولی اللہ سورۃ فتح کی آیت نمبر 2 کا ترجمہ یوں کیا۔

بیا مرزد ترا خدا آنچہ کہ سابق گذشت از گناہ تو وا آنچہ پس ماند

ترجمہ:شاہ صاحب

یعنی فتح یہ ہے کہ خدا نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے

ہم المہند علی المفند سے چند باتیں پیش کرتے ہیں۔ جن کو پڑھ کر آپ بخوبی اندازہ لگائیں گے نیازی صاحب اس میں بھی مخلص نہیں کیوں کہ اسی المہند میں لکھا ہے:

اگر ہندی کسی شخص کو وہابی کہتا ہے تو یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے۔ سنت پر عمل کرتا ہے۔ بدعت سے بچتا ہے اور معصیت کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

المہند ص32

حضرت قطب الارشاد گنگوہی کا نام یوں ہے۔
شیخ شمس العلماء حضرت مولانا مولوی رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

المہند ص3

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کا نام یوں لکھا ہے۔
شیخ و مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ۔

المہند ص51

اسی جگہ آپ علیہ السلام کو موصوف بالذات اور باقی انبیاء کو موصوف بالعرض بھی لکھا ہے۔ (اس کی تشریح آگے آئے گی۔)

اسی جگہ آپ کا خاتم الانبیاء دو طرح سے لکھا ہے۔

1۔ زمان کے اعتبار سے۔

2۔ مرتبے کے اعتبار سے۔

اسی المہند علی المفند میں یوں بھی ہے کہ:

مفسدین کلام میں تحریف کیا کرتے ہیں اور شہنشاہی محاسبہ سے ڈرتے

جنت میں بھیجنے پر قادر ہے اس سے بریلوی ملت کے کئی زعماء کو بھی انکار نہیں۔

2۔ بریلوی جید عالم مفتی جلال الدین امجدی لکھتے ہیں۔

بے شک مغفرت مشرکین تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔

فتاویٰ فیض الرسول ج1۔ ص2

3۔ مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں۔

اگر خدا تمام دنیا کو دوزخ میں بھیج دے تو ظالم نہیں۔

نور العرفان، سورۃ اعراف آیت نمبر 160، حاشیہ نمبر 10، نعیمی کتب خانہ

4۔ مولوی صدر الوریٰ مصباحی لکھتے ہیں۔

مطیع کو ثواب دینا اس کا فضل و احسان اور گناہ گار کو عذاب دینا اسکا عدل۔ اگر معاملہ اُلٹ ہو جائے یعنی مطیع کو عذاب میں ڈالے اور گناہ گار کو ثواب دے تو بھی اس کے لیے بُرا نہیں۔

جمع الفوائد بانارۃ شرح العقائد ص56، مکتبہ المدینہ

اب ہم پوچھتے ہیں مولوی اجمل شاہ قادری صاحب جس بناء پر ہمیں کافر کہہ رہے تھے اسی بناء پر کیا یہ سب کافر ہوں گے۔ اگر اسی بناء پر ہم سے اختلاف ہوا تو ان سے اتفاق کیوں؟

معلوم ہوا یہ محض آپ کا دھوکا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ اختلافات کو ہی برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ فاضل بریلوی نے امکان کذب کے باعث تکفیر کو پسند نہیں کیا۔ (دیکھیے سبحان السبوح) تو وہ کافر نہیں کہتے، آپ کافر کہتے ہیں اور جس کا عقیدہ احمد رضا سے نہ ملے وہ تو کافر ہے۔

الصوارم الہندیہ ص138، فتاویٰ صدر الافاضل ص134، انوار شریعت ج1، ص140

اس عبارت کی نسبت فاضل بریلوی نے شاہ اسماعیل شہید کی طرف کی ہے۔
اور انہیں کافر بھی نہیں کہا اور کافر کہنے سے روکا ہے آگے مفصل عبارت آ
رہی ہے۔ تو اگر گستاخی تھی اور لکھنے والا کافر تھا تو فاضل بریلوی نے کافر کیوں نہ کہا جب
آپ کے علماء نے اصول لکھا ہے۔

36

کافر کو کافر نہ کہنے والا خود کافر ہے۔

فتاویٰ رضویہ ج15، ص43

اگر یہ بات کرو تو بھی کافر فاضل بریلوی بنتا ہے۔ پہلے فاضل بریلوی کو کافر کہو پھر ہم
سے بات کرو۔

ایک اور اصول مفتی محمد امین صاحب لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اپنے حبیب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی
سچی محبت عطا کرے تو سارے جھگڑے ہی ختم ہو جائیں۔

حاضر و ناظر رسول صلی اللہ علیہ وسلم ص21

سچی محبت کیا ہے؟

مولوی عبد الحکیم شرف قادری بریلوی نے محبت کی تعریف میں یہ لکھا ہے:

محبت یہ ہے کہ محبوب کے ساتھ ایسا تعلق خاطر ہو کہ انسان محبوب کا
فرمانبردار ہو اس کے اشارہ آبرو پر اپنا سب کچھ نچھاور کرنے کو تیار ہو اور محبوب کا سراپا
صرف شعور نہیں بلکہ لاشعور میں اس طرح نقش ہو جائے کہ انسان لاشعوری طور پر
محبوب کی ایک ایک ادا کو اختیار کرے ہم غلامی رسول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی تعلیمات اور سنتوں کو قبول کرنے، خواہشات نفس کے چھوڑنے پر تیار نہیں

موت کیسے قبول کر لیں گے۔

مقالات شرف قادری ص239

یعنی محبت یہ ہے کہ تعلیمات وسنتوں پر بھی عمل ہو۔

مگر بریلویوں نے تو آپ کے طریقوں کی بجائے بدعات کو اپنا رکھا ہے۔نہ آپ علیہ السلام کی بتلائی ہوئی اذان،نہ جنازہ،نہ عقیدہ،نہ نظریہ نہ اعمال نہ اقوال۔

جیسا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں گے آگے چل کر۔ان کا سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترتیب سے نہ عقیدہ ہے نہ عمل تو محبت میں تو یہی ناقص رہے۔جن کی وجہ سے فساد ہے۔

ایک اور اصول:

فاضل بریلوی کہتے ہیں:

اللہ عزوجل کو جاننا بحمد اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ساتھ خاص ہے۔کوئی کافر کسی قسم کا ہو ہرگز اسے نہیں جانتا۔کفر کہتے ہی جہل باللہ کو ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ج15، 530

جبکہ بریلوی علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب لکھتے ہیں بریلویوں کا رونا روتے ہوئے کہ

جس قدر اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہونی چاہیے اور جتنا تعلق رب کریم جل مجدہ کے ساتھ ہونا چاہیے وہ دکھائی نہیں دیتا۔

مقالات شرف قادری ص235

شرف صاحب نے بریلویوں کو خدا تعالیٰ کی پہچان کرانے کے لیے رسالہ لکھا ہے۔" خدا کو یاد کر پیارے "اور کئی مثالیں دی ہیں کہ ہمارے بریلوی یہاں تک

باب اول

حسام الحرمین کا اجمالی جائزہ

HussamUlHaramainK...

بہر حال حسام الحرمین کے چاہنے اور ماننے والوں کے رد میں علماء و مشائخ و اکابرین نے کئی کتب لکھی ہیں۔

1۔ المہند علی المفند

2۔ الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب

3۔ حسام الحرمین اور عقائد علماء دیوبند

4۔ فیصلہ کن مناظرہ

5۔ انکشاف حق (یہ ایک بریلوی عالم نے لکھی ہے اور احمد رضا کی تردید میں کمال کر دیا ہے)

6۔ عبارات اکابر وغیرہ ذالک

ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے اکابر اربعہ، شیوخ اربعہ حجۃ الاسلام بانی دار العلوم دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتوی، قطب الارشاد فقیہ النفس مولانا رشید احمد گنگوہی، خلیل الملۃ والدین فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری مدفون بجنت البقیع مدینہ منورہ اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمھم اللہ کے نام لے کر اس بدنام زمانہ کتاب حسام الحرمین میں کافر کہا گیا حالانکہ یہ سب کے سب اولیاء و علماء زمانہ تھے۔ ان کی ولایت و عظمت کی تحفظ کی بات کرنا سعادت ہے کیونکہ بفرمان سید کونین رحمت کون و مکان صلی اللہ علیہ وسلم فی ما یروی عن اللہ تبارک وتعالیٰ:

"من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب"

حدیث قدسی ہے کہ خدا فرماتا ہے:

جو میرے ولی سے دشمنی کرے میرا اس سے اعلان جنگ ہے۔

42

اس لیے ان شیوخ اربعہ کا دفاع کرنا اولیاء اللہ کا دفاع ہے۔ جو عین سنت خدا ہے اور ان سے دشمنی کرنا شقاوت و بد بختی اور کار شیطان ہے اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔

اس پر ایک مثال پیش کر کے میں بات آگے لے چلتا ہوں کہ:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان جنگ کیسے ہوتا ہے اسے ملاحظہ فرمائیے:

مولوی احمد رضا صاحب نے اپنی کتاب حسام الحرمین میں ان اکابر اربعہ کے متعلق لکھا ہے کہ:

یہ طائفے سب کے سب کافر و مرتد ہیں۔ باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بے شک بزازیہ اور درر، غرر اور فتاویٰ خیریہ و مجمع الانھر اور دُرّ مختار و غیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔

حسام الحرمین مع تمہید ایمان ص 20

اب آیئے دیکھیے کہ فاضل بریلوی اعلیٰ حضرت صاحب اس فتوے میں خود کیسے پھنستے ہیں۔ انوار مظہریہ جس میں پروفیسر ڈاکٹر مسعود صاحب کی تقریظ بھی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ:

1۔ مولوی اشرف علی تھانوی کی حفظ الایمان کی گستاخانہ عبارت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے جب اپنے دوست مولانا عبدالباری فرنگی محلی کو دکھائی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو اس میں کفر نظر نہیں آتا اعلیٰ حضرت نے ایک مثال دی پھر بھی انہوں نے نہ مانا اعلیٰ حضرت خاموش ہو گئے اور دوستی و محبت کو برقرار رکھا۔

انوار مظہریہ ص 292

2۔ پروفیسر ڈاکٹر مسعود صاحب خود لکھتے ہیں کہ مولانا عبدالباری فرنگی محلی کو

ہو ان میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اسے کافر نہ کہے خود کافر ہے۔

حسام الحرمین مع تمہید ایمان ص 177

4۔ کافر کو کافر کہنا ضروریات دین سے ہے۔

44

پیر کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ ص 214

القصہ معلوم ہو گیا کہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

تو فاضل بریلوی اس کفر کی دلدل میں خود پھنس گیا اور حسام الحرمین کا منکر بھی خود ہی ہے۔ دنیائے رضاخانیت میں کسے جرائت ہے کہ وہ فاضل بریلوی کو اس کفر کی دلدل سے نکال سکے۔ یہ اللہ کی طرف سے اعلان جنگ ہے کہ فاضل بریلوی ایمان سے خالی ہو گیا۔

فاضل بریلوی نے یہ خدا کی دشمنی مول لی۔ حالانکہ ان اولیاء عداوت نہیں ہونی چاہیے تھی مگر ادھر انگریز کے دیے ہوئے پیسے کا کمال تھا کہ خدا اور رسول سے دشمنی تک مول لے لی گئی۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

فاضل بریلوی لکھتے ہیں: کتب فتاویٰ میں جتنے الفاظ پر حکم کفر کا جزم کیا ہے ان سے مراد وہ صورت ہے کہ قائل نے ان سے پہلوئے کفر مراد لیا ہو ورنہ ہر گز کفر نہیں۔

حسام الحرمین مع تمہید ایمان ص 127،128

یعنی قائل کی مراد کو دیکھا جائے گا مگر فاضل بریلوی نے اکابر اہل السنۃ کے کلام میں ان کی رائے معلوم ہی نہیں کہ ورنہ خود کفر کے گھاٹ نہ اُترتے۔ مفتی شریف الحق امجدی لکھتے ہیں۔ مصنف اپنی مراد کو بخوبی جانتا ہے۔

دیوبندیوں سے لاجواب سوالات جوابات ص 79

بڑی تحقیق ہو گی۔

حقائق شرح مسلم ص 170

مفتی نور اللہ نعیمی لکھتے ہیں:

اعلیٰ حضرت نے فتاویٰ رضویہ شریف میں اکابر مشائخ عظام پر بکثرت تطفلات کا ذکر فرمایا حتیٰ کہ پہلے ہی جلد میں 19 صد سے بھی زیادہ ذکر کیے ہیں۔

حقائق شرح مسلم ص 172

جس نے اُمت میں کسی کو معاف نہ کیا اور ہر ایک سے اختلاف کیا ہو اور ہر ایک کا رد کیا ہو تو اکابر دیو بند کو کیسے معاف کرے جو امام اعظم کو معاف نہ کرے بلکہ ان سے اختلاف کرے۔ وہ اکابر دیو بند کو معاف کیسے کرے گا؟

بریلوی علامہ غلام رسول سعیدی لکھتا ہے:

راقم ذیل ایک مثال پیش کر رہا ہے جس میں امام احمد رضا نے اکابر صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین امام اعظم ابو حنیفہ امام مالک اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم اجمعین کے موقف سے اختلاف فرمایا ہے۔

حقائق شرح مسلم ص 172، 173

جو اکابر صحابہ کرام ائمہ وائمہ مجتہدین کی اہمیت نہ سمجھے وہ اکابر دیو بند کی کیا شان کا خیال کرے گا۔

جس فاضل بریلوی نے صحابیٔ رسول عبد الرحمان قاری کو کافر شیطان، خنزیر تک کہہ دیا۔

ملفوظات اعلیٰ حضرت ص 197، 198

حضرت عبد الرحمٰن قاری کے متعلق شیوخ حدیث کی آرا مختلف ہیں۔

ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ یقال لہ رؤیۃ

تقریب ص 306

یعنی کہا جاتا ہے کہ وہ صحابی ہیں۔ اور مورخ واقدی نے بھی انہیں صحابی کہا ہے اور صحابہ میں شمار کیا ہے۔

دیکھیے الاکمال فی اسماء الرجال ص 609

اور بعض نے ان کو تابعی بھی لکھا ہے۔ تو جو صحابی یا تابعی کی تکفیر سے باز نہ آئے اسے اکابر دیوبند کی تکفیر سے کون روک سکتا ہے۔

جو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے لکھے:

تنگ و چست ان کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر
یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت
کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بر
خوف ہے کشتی ابرو نہ بنے طوفانی
کہ چلا آتا ہے حسن اہلہ کی صورت بڑھ کر

حدائق بخشش سوم ص 37

جو اماں جان کو معاف نہ کرے وہ اکابر دیوبند کو کیوں کر معاف کرے گا۔

بعض بریلوی کہہ دیتے ہیں کہ یہ کتاب فاضل بریلوی کی نہیں۔

تو سنیئے! آپ کے گھر کے جید افراد تو یہ مانتے ہیں مثلاً:

1۔ آپ کا نعتیہ دیوان حدائق بخشش تین حصوں میں شائع ہو چکا ہے۔

انوار رضا ص 566

کہ تم کسی بہرے اور غائب خدا کو نہیں پکار رہے۔ خدا بہرا نہیں تو سننے والا ہوا اور جب غائب نہیں تو حاضر ہوا۔

اب اللہ تعالیٰ کے لیے حاضر کا مفہوم یہاں سمجھ آتا ہے۔

القصہ نبی پاک علیہ السلام کے فرمودات میں ناظر کا لفظ خدا کے لیے صراحتاً ہے۔ اور حاضر کا لفظ اشارتاً اور مفہوماً ہے۔

مگر فاضل بریلوی کی سنئے وہ لکھتے ہیں۔

1۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں شہید و بصیر ہے اس کو حاضر و ناظر نہ کہنا چاہیے۔ یہاں تک کہ بعض علماء نے اس پر تکفیر کی۔

فتاویٰ رضویہ قدیم ج 6، ص 157 ،فتاویٰ رضویہ جدید ج 14، ص 688

ہم فاضل بریلوی کی تمام ذریت کو کہتے ہیں کہ کس جید عالم و مفتی و فقیہہ نے تکفیر کی ہے یہ فاضل بریلوی کا جھوٹ ہے ورنہ اس کی نشاندہی کرو۔

اس لفظ کے استعمال پر باقی بریلوی علماء نے بھی تشدد کا راستہ اختیار کیا ہے۔

1۔ بریلوی شیخ القرآن فیض احمد اویسی بہاولپوری نے لکھا ہے کہ:

جو لفظ مخلوق کے لیے مستعمل ہو اسے اللہ پر استعمال کرنا کفر ہے۔ مثلاً حاضر و ناظر۔

فتاویٰ اویسیہ ج 1 ص 30

2۔ مفتی عبد الواحد قادری لکھتا ہے کہ ان دونوں اسماء کو ذات الٰہی کی طرف منسوب کرنا شریعت مطہرہ پر جرأت کرنا ہے۔

فتاویٰ یورپ ص 98

3۔ محدث کچھوچھوی لکھتا ہے صاحب در مختار نے بعض فقہا کا قول نقل کیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا کفر ہے۔

رسائل میلاد حبیب ص 244

یہ بھی جھوٹ ہے ورنہ کوئی مفتی وفقیہہ یہ جرأت کیوں کر سکتا ہے کہ اس کو کفر کہے جو نبی پاک علیہ السلام کے الفاظ مبارک ہوں۔

4۔ ابو الحسنات قادری لکھتے ہیں۔

یہ خالص جہالت ہے کہ جو حاضر وناظر اللہ کی ذات کے ساتھ لگاتے ہیں۔

52

تفسیر الحسنات ج 6 ص 78، 6

5۔ اویسی صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں صاحب در مختار رحمۃ اللہ لکھتے ہیں کہ یا حاضر یاناظر کہنا کفر نہیں۔

ظاہر ہے کہ نفی کفر مستلزم جواز نہیں اس لیے ممکن ہے کہ حرام ہو یا مکروہ ہے۔

ندائے یا رسول اللہ ص 35

یعنی خدا کو حاضر وناظر کہنا حرام ہے یا مکروہ ہے۔ القصہ خدا کو حاضر وناظر کہنے کو:

حرام، مکروہ، جہالت، کفر، شریعت پر جرأت کرنا وغیرہا قرار دیا گیا ہے حالانکہ یہ لفظ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ تو جو طبقہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف نہ کرے وہ اکابر دیوبند کو معاف کیسے کر سکتے ہیں۔

آگے آیئے! جو طبقہ قرآن پاک پر جھوٹ بولے وہ اکابر دیوبند کو معاف کیسے کرے گا۔

بریلوی عالم مولوی نعیم الدین مرادآبادی لکھتے ہیں:

قرآن پاک میں جابجا انبیاء کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا۔ خزائن العرفان ص 5 اور مفتی احمد الدین توگیری سیفی نے انوار سیفیہ حصہ عقائد کے ص

117 پر بھی یہی کچھ لکھا ہے اب دیکھیے یا تو اسے قرآن پر جھوٹ کہیے یا پھر صحابہ کرام کی تکفیر کیجئے کیوں کہ ابوداؤد شریف ج 2 کتاب العلم میں باب کتابۃ العلم میں روایت موجود ہے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ آپ علیہ السلام کے سارے فرمان لکھتے تھے وہ کہتے ہیں کہ قریش نے مجھے روکا اور کہا کہ ورسول اللہ بشر (الخ)

کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں الخ...

تو دیکھیے قریشی صحابہ کرام نے بشر کہا:

اور شمائل ترمذی باب ماجافی تواضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری روایت میں سیدہ عائشہ کا ارشاد گرامی ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشرا من البشر

شمائل ترمذی ص 23

سیدہ عائشہ ؓ نے بشر کہا۔

تو اگر قرآن نے یہ کہا ہے کہ بشر کہنے والا کافر ہے تو صحابہ کرام پر فتویٰ کفر لگے گا اور اگر قرآن نے نہیں کہا تو مراد آبادی کا قرآن پر جھوٹ۔

تو جو صحابہ کرام کی تکفیر اور قرآن پر جھوٹ بولیں وہ اکابر دیوبند کو کیسے معاف کر سکتے ہیں۔ ایک اور مثال قرآن پر جھوٹ کی۔ فاضل بریلوی نے داڑھی منڈے کے لیے کہا ہے کہ قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے۔

احکام شریعت ص 190

حالانکہ کسی آیت میں صراحۃً اس کا ذکر ہی نہیں جو قرآن پر جھوٹ بولے وہ ہمیں کب معاف کرے گا؟

HussamUlHaramainK...

آخری بات:

جو خدا کو معاف نہ کرے وہ ہمیں کیسے معاف کرے گا؟

فاضل بریلوی وہابیوں کے جھوٹے خدا کے عنوان سے لکھتے ہیں:

وہابی ایسے کو خدا کہتا ہے .... جس کا بہکنا بھولنا سونا اونگھنا غافل رہنا ظالم ہونا حتیٰ کہ مر جانا سب کچھ ممکن ہے کھانا پینا پیشاب کرنا۔ پاخانہ پھیرنا ناچنا تھر کنا نٹ کی طرح کلا کھیلنا عورتوں سے جماع کرنا لواطت جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا حتیٰ کہ مخنث کی طرح خود مفعول ہونا کوئی خباثت کوئی فضیحت اس کی شان کے خلاف نہیں وہ کھانے کا منہ اور بھرنے کا پیٹ اور مردمی اور زنی دونوں علامتیں بالفعل رکھتا ہے۔ صمد نہیں جو جوف دار کھکل ہے سبوح قدوس نہیں خنثیٰ مشکل ہے۔

فتاویٰ رضویہ ج 1 ص 745

یہی فاضل بریلوی دوسری جگہ لکھتا ہے۔

تمہارا خدا بھی زنا کرا سکے ورنہ دیوبند میں چکلہ والی فاحشات اس پر قہقہے اڑائیں گی کہ نکھٹو تو ہمارے برابر بھی نہ ہو سکا پھر کا ہے پر خدائی کا دم مارتا ہے۔ اب آپ کے خدا میں فرج بھی ضرور ہوئی ورنہ زنا کاہے میں کرا سکے خنثیٰ خدا کے پجاریو۔

آگے لکھتا ہے۔

یوں تو ایک خدائن ماننی پڑے گی جو اس کی وسعت رکھے اور ایک بڑا ڈبل خدا ماننا ہوگا جو دوسری ہوس بھر سکے۔

پھر آگے لکھتا ہے:

ایک رنڈی کہ فاسقوں کی محفل میں رقص کرتی ہے لحظہ لحظہ کس قدر اپنی

54

قارئین ذی وقار! ہم نے اختصار سے حسام الحرمین کا جواب عرض کر دیا ہے کہ جو سلیم الفطرت لوگوں کے لیے کافی ہے۔ مگر ہماری ٹکر جس گروہ سے ہے۔

وہ سب بھیڑیں ہیں اس لیے ہمیں تفصیل سے اس پر کچھ لکھنا ہے۔ میں ایک بات اور عرض کر کے اجمالی جائزہ کو ختم کرتا ہوں باقی آگے تفصیلات میں۔

اور اس بات پر تمام ذریت رضاخانیت کو دعوت فکر دوں گا کہ آؤ اور اس کو پڑھ کر فیصلہ کرو اگر حسام الحرمین کے وہ احکام جو اہل السنۃ دیوبند کے بارے میں ہیں سچ ہیں تو سب سے پہلے فتویٰ کفر فاضل بریلوی کے سر پر آتا ہے اسے بچانا ہے تو حسام الحرمین کے ان احکام کو ترک کر دو۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اکابر اربعہ میں سے حضرت نانوتوی پر الزام ختم نبوت کے انکار کا احمد رضا خان نے لگایا ہے اور حضرت گنگوہی پر الزام خدا کو جھوٹا کہنے کا لگایا ہے اور حضرت سہارنپوری پر الزام یہ لگایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک سے شیطان کا علم زیادہ مانتا ہے اور حکیم الامت تھانوی پر الزام یہ لگایا ہے کہ وہ آنحضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کو چوپاؤں کے علم کے برابر سمجھتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہوا کہ پہلے بزرگ کو ختم نبوت کا منکر کہا۔ دوسرے کو خدا کا جھوٹا کہنے والا کہا آخری دو کو توہین رسالت کا مرتکب کہا:

اب دیکھیے! یہ تینوں الزام شاہ اسماعیل شہید پر بھی اسی احمد رضا خان نے لگائے۔

مثلاً لکھا کہ: اسماعیل دہلوی کا اپنے پیر کو نبی ماننا۔

فتاویٰ رضویہ ج 15۔ ص 20

ہم چند اقتباسات اسی کتاب سے نقل کر رہے ہیں۔

اور ہم نے یہ سب نام اس لیے ذکر کیے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صرف ذاتی رائے نہیں بلکہ تمام اکابر دیوبند کا یہی فیصلہ ہے اور اکابر دیوبند کا اجماعی مسئلہ ہے کہ گستاخی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ناقابل قبول جرم ہے انتہائی کفر و ارتداد ہے۔ تفصیل آگے آرہی ہے۔

شاہ صاحب لکھتے ہیں:

ضروریات دین سے وہ تمام قطعی اور یقینی دین (کی باتیں) مراد ہیں جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہونا قطعی طور پر معلوم ہو اور حد تواتر و شہرت عام تک پہنچ چکا ہو حتیٰ کہ عوام بھی ان کو دین رسول جانتے اور مانتے ہوں۔ مثلاً توحید، نبوت، خاتم الانبیاء پر نبوت کا ختم ہونا۔۔۔۔۔الخ۔

اکفار الملحدین ص 66،65

شاہ صاحب آگے لکھتے ہیں:

ضروریات دین سے کسی متواتر امر مسنون کے انکار سے بھی انسان کافر ہو جاتا ہے۔

مزید لکھتے ہیں: ضروریات دین میں تاویل کرنا بھی کفر ہے۔

اکفار ص 75

توحید، نبوت، ختم نبوت کو ضروریات دین میں شامل مان کر ان کا انکار کفر قرار دیا ظاہر بات ہے توحید اور اس کے متعلقات، نبوت اور اس کے متعلقات بھی اس میں شامل ہیں ایک نبی کی عزت و حرمت مقام و شان، رفعت و بلندی اور احترام کا خیال رکھنا یہ بھی ضروری ہے کیونکہ قرآن مقدس نے خود اس بات کو سمجھایا ہے اور شاہ صاحب

اور معیوب ہے۔ خفاجی فرماتے ہیں حالانکہ تم جانتے ہو کہ اس میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔ (موجب نقص و عیب ہو یانہ) اس لیے کہ حضور علیہ السلام کی صفات مقدسہ اور حلیہ مبارکہ میں کسی بھی صفت کے بیان میں (کذب اور) خلاف واقع صفت کو آپ کی طرف منسوب کرنا شائبہ توہین و تحقیر سے خالی نہیں ہو سکتا۔ اس کہ آپ ایسی کامل ترین صفات کے مالک تھے کہ ان سے کامل تر صفات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا بلکہ ان کے خلاف جو صفت بھی آپ کی طرف منسوب کی جائے گی ضرور اس میں آپ کی تنقیص ہو گی (لہٰذا آپ کی صفات قدسیہ کے باب میں کوئی بھی غلط بیانی اور کذب توہین و تحقیر سے خالی نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ایسی صورت میں علماء و متاخرین کا مذکورہ بالا اعتراض بے محل ہے۔

اکفار ص 183

لیکن اہل بدعت حضرات ایسی صفات آپ علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں جو آپ کی ہیں نہیں اور کذب بنتی ہیں اور ساتھ ساتھ وہ تحقیر و توہین پر بھی مشتمل ہیں۔

مثلاً مفتی احمد یار نعیمی گجراتی لکھتا ہے:

تاریک راتوں میں تنہائی کے اندر جو کام کیے جاویں وہ بھی نگاہ مصطفی علیہ السلام سے پوشیدہ نہیں۔

جاء الحق ص 72

دوسری جگہ یہی مفتی صاحب لکھتے ہیں: ہم لوگ گھر کی کوٹھڑی میں چھپ کر جو کام کریں وہ بھی حضور علیہ السلام کی نظر سے غائب نہیں۔

شان حبیب الرحمن ص 34، آیت نمبر 15

پر سب و شتم کرے (وہ مرتد ہے) اس کو قتل کر دیا جائے فرماتے ہیں طبری نے بھی اسی طرح یعنی ہر اس شخص کے مرتد ہو جانے کو امام ابو حنیفہ اور صاحبین سے نقل کیا ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عیب گیری کرے یا آپ سے بے تعلقی (اور بے زاری) کا اظہار کرے یا آپ کی تکذیب کرے (وہ مرتد ہے) نیز فرماتے ہیں ۔سحنون مالکی کا قول ہے کہ تمام علماء کا اس پر اجماع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سب و شتم کرنے والا اور آپ کی ذات مقدس میں عیب نکالنے والا کافر ہے اور جو کوئی اس کے کافر و معذب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

66

اکفار ص 208

امام العصر فرماتے ہیں:

ہم حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ کی کتاب الصارم المسلول علی شاتم الرسول کے چند اہم اقتباسات اس مسئلہ پر پیش کرتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی عیب چینی اور ان کی تنقیص و توہین سراسر کفر بلکہ سب سے بڑا کفر ہے۔ علامہ موصوف نے اس کتاب میں اس مسئلہ کو پورے استیعاب کے ساتھ بیان کیا ہے اور کتاب و سنت اجماع و قیاس سے ماخوذ دلائل و براہین سے کتاب کو بھر دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اختیار تھا کہ چاہے سب و شتم کرنے والے کو قتل کر دیں چاہیے معاف فرما دیں چنانچہ عہد نبوی میں دونوں قسم کے واقعات پائے جاتے ہیں لیکن امت پر شاتم رسول کو قتل کرنا فرض ہے۔ باقی اس سے توبہ کرانے یا نہ کرانے اور دنیوی احکام کے اعتبار سے توبہ کے معتبر و قبول ہونے نہ ہونے میں بے شک علماء کا اختلاف ہے۔ (لیکن اس کے کافر ہو جانے میں کوئی اختلاف نہیں یہی پوری کتاب کا

جو چھپا نہیں رہتا۔ بلکہ اس کی سبقت لسانی اور قلبی زہر افشانیوں سے ظاہر ہو جاتا ہے اور یہ اس کے دل میں گھر کیے ہوئے روگ اور دیرینہ مرض (کفر و نفاق) کا نتیجہ ہوتا ہے جو اس کے دل و جگر اور سینہ و شکم کو تباہ کر ڈالتا ہے۔

اکفار الملحدین ص 294، 295

شاہ صاحب رحمۃ اللہ آگے لکھتے ہیں:

حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ الصارم المسلول میں ص 225 پر فرماتے ہیں۔

احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تتبع سے اس کی بہت سے مثالیں مل جائیں گی مثلاً بھز بن حکیم عن ابیہ جدہ والی مشہور و معروف روایت جس میں مروی ہے۔ کہ اس کا بھائی (جو کافر تھا) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میرے پڑوسی کس جرم کی پاداش میں پکڑے گئے ہیں (گستاخانہ انداز بیان کو دیکھ کر) حضور علیہ السلام نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا تو اس پر کہتا ہے لوگ کہتے ہیں تم اوروں کو تو گمراہی اور کج راہی سے منع کرتے ہو اور خود کج راہی (ظلم) کو اختیار کرتے ہو حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر میں ایسا کرتا ہوں گا تو اس کا خمیازہ خود مجھے بھگتنا پڑے گا لوگوں کو نہیں۔ اور صحابہ سے فرمایا کہ اس کے پڑوسیوں کو رہا کر دو ابو داؤد نے بسند صحیح اس حدیث کو روایت کیا ہے تو دیکھیے بظاہر تو یہ شخص لوگوں کی جانب سے اس بہتان کو نقل کرتا ہے مگر در حقیقت اس کا مقصد خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا ان الفاظ سے حضور کی دل آزاری کرنا اور ایذا پہنچانا ہے۔ (نہ کہ کہنے والوں کی بہتان تراشی کی خبر دینا یا تردید کرنا) غرض کسی کو گالیاں دینے کا یہ بھی ایک طریقہ ہے۔ (عربی میں اس کو تعریض کہتے ہیں یعنی دوسروں پر رکھ کر بات کرنا)۔

HussamUlHaramainK...

مجمع علیہ امور کو بیان کرنے والے مصنفین میں سے بعض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں کہے ہوئے اشعار کے روایت کرنے لکھنے پڑھنے یا جہاں وہ اشعار ملیں ان کو بغیر مٹائے چھوڑ دینے کی حرمت پر تمام مسلمانوں کا اجماع نقل کیا ہے۔

نیز لکھتے ہیں: ابو عبیدہ قاسم بن سلام نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجو میں کہے اشعار کا ایک مصرعہ بھی پڑھنا یا یاد کرنا کفر ہے۔ نیز قاسم کہتے ہیں میں نے اپنی کتابوں میں اس ہستی کا نام لینے کی بجائے جس کی ہجو میں اشعار کہے گئے ہیں اس کا ہم وزن کوئی اسم بطور کنایہ ذکر کیا ہے۔

72

اکفار الملحدین ص 295، 296، 297، 278، علیہ

قارئین گرامی قدر! یہ ہمارے اصول اور نظریات ہیں جس میں توہین رسالت کیس کو معاف نہیں کیا جاسکتا۔

اسی تعریض کو دیکھ لیجئے کہ آدمی گستاخی خود کرے جب اس سے پوچھا جائے تو وہ کسی اور کا نام لے دے۔ یہی صورت مولوی احمد رضا خان کی ہے۔

ہم نے کچھ اوراق پہلے احمد رضا کی وہ گالیاں نقل کی ہیں جو اس نے خدا کو دی ہیں جب بریلویوں سے پوچھو تو کہتے ہیں یہ تو شاہ اسماعیل نے دی ہیں ہم کہتے ہیں شاہ صاحب کی کسی کتاب میں یہ گالیاں دکھاؤ اگر نہیں تو پھر جہنم کی آگ سے ڈرو اور فاضل بریلوی کا دامن چھوڑ دو۔ کیونکہ خود اس نے مزا لے کر خدا کو یہ گالیاں دی ہیں بعض بریلوی کہتے ہیں کہ یہ شاہ صاحب کی عبارت پر لازم آتی ہیں۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

یہ بھی جھوٹ ہے اور اگر بالفرض تم سچے تو جو عبارات ہم پیچھے چند اوراق قبل تمہاری نقل کر آئے ہیں ص 44، 54 پر اس میں بھی غور کرو اور فکر کرو پھر ہم

3۔ مولوی فیض احمد اویسی صاحب بہاولپوری لکھتے ہیں:

اللہ جل شانہ کو گوارا نہ ہوا اس لیے راعنا بولنے سے نہ صرف روک دیا بلکہ آئندہ یہ لفظ بولنے والا نہ صرف کافر بلکہ سخت عذاب میں مبتلا کرنے کی وعید شدید بتائی اور سنائی۔

بے ادب بے نصیب ص 15

راعی کا لفظ بولنے پر اویسی صاحب کفر کا فتویٰ دے رہے ہیں۔

اب آیئے! فاضل بریلوی کے ہاں چلتے ہیں وہ لکھتے ہیں: اللہ کا محبوب امت کا راعی کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا اور محبت بھرے دل سے انہیں حافظ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے۔

ختم النبوۃ ص 71

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

اس کے سچے راعی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اللہ جھوٹ سے پاک ہے۔ ص 111

اب بریلوی کبھی بھی اس اصول کی طرف نہیں آئیں گے کیونکہ پتا ہے کہ یہ لفظ جس پر فتویٰ کفر ہم نے دیا ہے وہ تو فاضل بریلوی صاحب نے لکھا ہے یہ ہے ان کے عشق و محبت کے جھوٹ کی داستان شاید کوئی کہے کہ فتویٰ کفر تو لفظ راعنا پر ہے اور فاضل بریلوی نے راعی لکھا ہے تو جواباً عرض یہ ہے کہ راعنا کا معنی ہمارا چرواہا اور راعی کا معنی چرواہا، اور ہمارا چرواہا کہنے سے صرف چرواہا کہنا زیادہ سخت ہے۔

مثال نمبر2: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو تو کہنا گستاخی ہے۔

1۔ فاضل بریلوی کے والد صاحب نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں: اگر ہندی اپنے باپ یا بادشاہ خواہ کسی واجب التعظیم کو تو کہے گا تو شرعاً بھی گستاخ و بے ادب اور

ہم دو چار مثالیں اور لکھ کر یہ عنوان ختم کرتے ہیں۔

مثال نمبر 3: بریلویوں کے بہت بڑے عالم مفتی فیض احمد اویسی بہاولپوری لکھتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فعل اور قول اور عمل مبنی پر حکمت ہوتا ہے۔ اس سے آپ کی لاعلمی یا عدم اختیار ثابت کرنا جاہلوں یا نبوت کے گستاخوں کا کام ہے۔

رسائل اویسیہ ج 4، لاعلمی میں علم ص 15

یعنی آپ علیہ السلام کی طرف لاعلمی کی نسبت کرنا گستاخی ہے۔ آیئے دیکھیے کہ پیر مہر علی شاہ صاحب غلام قادیانی کا رد کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں کہ:

یہ جو (تم نے) لکھا ہے کہ قیامت سات ہزار سال پہلے نہیں آسکتی میں کہتا ہوں کہ یہ سات ہزار سال کی تحدید جو آپ نے لگادی ہے یہ منافی ہے۔ لا یجلیھا لوقتھا الا ھو کے اور ان احادیث کے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لاعلمی بیان فرمائی۔

شمس الہدایہ ص 66

یہاں پیر صاحب نے نبی پاک علیہ السلام کے لیے لاعلمی کی نسبت کی اب اصول بریلوی کی روشنی میں یہ گستاخی ہے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم مگر اب بریلوی اصول نہ جانے کیوں خاموش ہے کیوں پیر صاحب یا ان کی اولاد کے خلاف آواز نہیں اُٹھتی۔

کیا یہ عشق و محبت کا محض دعویٰ ہی نہیں ہے؟ اگر واقعی یہ شرعی اُصول تھا تو کیوں اب تک اس کتاب پر پابندی نہیں لگوائی گئی مگر یہ سب دوسروں کے لیے ہے نہ کہ اپنے لیے کیوں کہ وہ خود تو نام نہاد عاشق ہیں۔

مثال نمبر 4: کسی اور کو رحمۃ للعالمین کہنے پر بریلوی اکابرین میں صف ماتم بچھا ہے۔

1۔ بریلوی علامہ ارشد القادری صاحب رئیس التحریر لکھتے ہیں: خدا کی پناہ حبیب

علیہ وسلم ہے۔

صاعقۃ الرضا علی اعداء المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ص 311

یعنی کسی اور کو رحمۃ للعالمین کہنے والا آپ کی صفت خاصہ کا منکر اور منکر قرآن ہے۔

6۔ مفتی احمد میاں برکاتی لکھتے ہیں: رحمۃ للعالمین نہ ہو گا مگر رسول الی العالمین۔

ملفوظات مشائخ مارہرہ ص110

یعنی رحمۃ للعالمین وہی ہو گا جو تمام عالمین کا رسول ہو گا۔

7۔ مولوی ظفر الدین بہاری لکھتا ہے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صفت میں رحمۃ للعلمین میں سب ملاوں کو شریک کر دیا انا للہ وانا الیہ راجعون، پھر سید العالمین کیوں کر مان سکتے ہیں؟

حیات اعلی حضرت ج2 ص404

یعنی کسی اور کے لیے یہ لفظ استعمال کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سید العالمین ہونے کا انکار ہے۔ اب آیئے دیکھیے شانِ رسالت پر ڈاکہ ڈالنے والا، توہین کرنے والا، شان و مقام و عظمت مصطفی پر سنگین حملہ کرنے والا آپ کی شان کو گھٹانے والا کون ہے۔

79

1۔ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی نے اپنے مقدمہ اور ترتیب سے ایک کتاب اپنے مکتبہ سے چھاپی ہے اس میں ہے:

شہہ سلیمان رحمۃ للعالمین   رحمۃ للعالمین قطب الوریٰ

تحفۃ الابرار ص 306، 307

یہ خواجہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے لکھا گیا ہے۔

2۔ قادری کتب خانہ لاہور سے کتاب چھپی ہے۔ اردو ترجمہ ملک فضل الدین نقشبندی مجددی نے کیا ہے اور فنی تدوین کتاب کی مولوی محمد عالم مختار حق نے کی ہے اس میں ہے۔

شاہ گیلانی ترا حق در وجود رحمۃ للعالمین آوردہ است

تحفہ قادریہ ص 49

اس میں شیخ گیلانی کو رحمۃ للعالمین لکھا ہے۔

3۔ للہ شریف کی خانقاہ کے ایک آدمی صاحبزادہ محمد حسین للّٰہی صاحب نے لکھا۔ خواجہ سلیمان تونسوی کی شان میں:

شاہ سلیمان رحمۃ للعالمین

حضرت خواجہ محمدسلیمان تونسوی اور ا ن کے خلفاء ص 144

دوسری جگہ خواجہ صاحب کی شان یوں بیان کرتے ہیں:

رحمۃ للعالمین قطب الوریٰ

تذکرہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی ص21

4۔ ماہنامہ ضیائے حرم کے ایڈیٹر خواجہ عابد نظامی نے پیش لفظ لکھ کر ایک کتاب ضیاء القرآن سے چھپوائی۔ جس کا ترجمہ خواجہ حسن نظامی کے مرید اور خلیفہ سید محمد ارتضیٰ المعروف ملا واحدی ایڈیٹر ماہنامہ نظام المشائخ دہلی نے خواجہ صاحب کے حکم سے کیا۔ اس میں ہے: صحبۃ الصالحین نور و رحمۃ للعالمین

راحۃ القلوب ص 81

صالحین کی صحبت نور اور رحمۃ للعالمین ہے۔

5۔ بریلویوں کا بہت بڑا سکالر جناب شمس بریلوی لکھتا ہے: حضرت خواجہ

راستین لقب یأفته و ما ارسلنك الا رحمة للعالمین ملك الفقراء و المساكین نظام الحق و الشرع و الهدیٰ و الدین۔

فوائد الفواد ص 57، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی

خواجہ نظام الدین کو رحمۃ للعالمین کا لقب دیا گیا ہے۔

6۔ پیر جماعت علی شاہ کہتے ہیں اولیاء کے متعلق کہ: یہ مقبولان بارگاہ ایزدی رحمۃ للعالمین کی شان میں جلوہ گر تھے۔

سیرت امیر ملت ص 609

7۔ بریلوی جید عالم دین مولوی غلام جہانیاں صاحب لکھتے ہیں: الٰہی بحرمۃ شیخ المشائخ سلطان العاشقین رحمۃ للعالمین۔ محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الحق والدین محمد بن احمد بخاری چشتی ہے رضی اللہ عنہ

81

ہفت اقطاب ص 70

8۔ مولوی اشرف جلالی کا رسالہ ماہنامہ جلالیہ میں ہے۔

خواجہ باقی باللہ کی تعریف میں "ہست ذات خواجہ باقی مرحمۃ للعالمین"

جلالیہ شمارہ نمبر 12، دسمبر 2011، ص 26

قارئین گرامی قدر! حوالے اور بھی لکھے جاسکتے ہیں مگر یہی کافی ہیں ہمارا سوال ہے کہ اگر توہین رسالت کے متعلقہ تمہارے اصول درست ہے تو جن بریلوی زعماء اکابرین نے یہ لفظ استعمال کیا ہے۔ کیا وہ منکر قرآن، شان رسالت کے ڈاکو، عظمت گھٹانے والے ہیں؟ اگر نہیں تو معلوم ہوا کہ تمہارا عشق و محبت کا دعویٰ صرف دعویٰ ہی ہے حقیقت کچھ نہیں۔

قارئین آپ ان چند مثالوں سے سمجھ تو گئے ہوں گے کہ ان رضا خانی

اپنے مناظرین و علماء کی خدمت میں گزارش

بریلوی حضرات مختلف جگہ اکابرین اہل السنۃ دیوبند کے خلاف گالیاں بکتے نظر آتے ہیں اور عبارات پر چیلنج کرتے نظر آتے ہیں آپ اس کو زبانی طور پر قبول کر لیں اور ان سے یہ بات کہی جائے کہ چیلنج تحریری طور پر لکھ کر دیا جائے اگر وہ دے دیتے ہیں تو آپ بھی تحریری طور پر قبول کر لیں باقی جب شرائط طے ہونے لگیں تو مندرجہ ذیل کتب آپ کے پاس ہونی ضروری ہیں اور یہ عبارات بھی نکال کر آپ ان کے سامنے رکھ دیں کہ آپ کے علماء کا اقرار ہے کہ ہمارا اختلاف تو صرف حسام الحرمین والی پیش کردہ چند عبارات پر ہے۔ لہٰذا مناظرہ حسام الحرمین پر ہو گا۔

ویسے بھی اسی کتاب کی بنیاد پر تم اکابر کو کافر کہتے ہو لہٰذا پہلے بنیاد کو دیکھا جائے حسام الحرمین پر مناظرہ بہت آسان ہے۔ آپ ان سے شرائط طے کرتے ہوئے یہ بات لکھوائیں کہ حسام الحرمین میں جو عبارات ہمارے متعلق پیش کی گئی ہیں وہ من و عن اکٹھی اصل کتب سے دکھانے کے بریلوی پابند ہوں گے اور پہلے حسام الحرمین میں پیش کی گئی ہماری پہلی عبارت پر گفتگو ہو گی اس کے بعد بریلویوں کے امام و پیشوا و قائد فاضل بریلوی کے کفر پر بات ہو گی کہ بریلویوں کتب کی روشنی میں اس کا اسلام ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ فاضل بریلوی کے کفر و ایمان پر بات پہلے کی جائے اور حسام الحرمین پر بعد میں۔

اب آیئے! ان حوالہ جات کی طرف جن کی بنیاد پر میں نے یہ بات عرض کی ہے۔

گا۔ یہ ہم مودبانہ ملتجیانہ عرض کر رہے ہیں کہ کافر کو کافر اور مسلمان کو مسلمان ماننا ضروریات دین سے ہے۔

محاسبہ دیوبندیت ج1، ص 279

اس سے بھی معلوم ہوا کہ اگر حسام الحرمین ان احکام کو جو ہمارے متعلق ہیں درست مان لیا جائے تو اختلاف مٹانے کے لیے بریلوی تیار ہیں تو پھر سارا اختلاف حسام الحرمین میں ہی ہوا ناں؟

3۔ سید تبسم شاہ بخاری بریلوی لکھتا ہے:

ہمارا اصل اور بنیادی اختلاف تحذیر الناس براہین قاطعہ اور حفظ الایمان کی چند کفریہ عبارات پر ہے۔

دیوبندیوں سے لاجواب سوالات ص 456

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

دیوبندیوں سے ہمارا بنیادی اختلاف ان کی کچھ کتب کی چند صریح کفریہ عبارات پر ہے۔

جسٹس محمد کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ ص 81

اس عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ ان تین کتب کی چند عبارات ہیں۔ جو حسام الحرمین میں درج ہیں صرف ان پر اختلاف ہے اس لیے مناظرہ اسی کتاب حسام الحرمین پر ہو اور جو عبارات اس حسام میں ہماری لی گئی ہیں ان کو من و عن واکٹھی اصل کتب سے دکھائیں اور حسام الحرمین کے احکام جو ہمارے متعلقہ ہیں ان کو سچ ثابت کریں۔

4۔ آستانہ عالیہ کچھوچھ شریف سے فتویٰ لکھا گیا کہ علماء حرمین طیبین نے جو فتویٰ ان

89

کے حق میں صادر فرمایا ہے اس کا لفظ بہ لفظ صحیح اور نقطہ نقط حق و درست ہے۔ جس کا انکار نہ کرے گا مگر جاہل یا منافق اور اسی بناء پر ہم ان لوگوں کو کافر و مرتد جانتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں۔

الصوارم الہندیہ ص52

اس سے بھی معلوم ہوا کہ فتویٰ کفر حسام الحرمین کی وجہ سے ہے اسی وجہ سے ہمیں بریلوی کافر کہتے ہیں۔ تو بات حسام الحرمین پر ہو اور بس۔ اور اپنے بزرگوں میں سے کسی اور بزرگ کی کوئی عبارت نہ پیش کرنے دی جائے۔

5۔ سنبھل کے فتاویٰ: قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھی اشرف علی تھانوی اپنے مذکورہ بالا اقوال (جو حسام الحرمین میں درج ہیں۔) کی بناء پر کافر مرتد خارج از اسلام ہیں۔

الصوارم الہندیہ ص 71

6۔ فتاویٰ جاورہ:

مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد انبیٹھ و مولوی اشرف علی تھانوی کے جو اقوال استفسار (حسام الحرمین والے) میں نقل کیے گئے ہیں ان پر سابق ازیں بحث و تمحیص ہو کر علماء اہلسنت نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

الصوارم ص103

7۔ فتاویٰ بریلی شریف از قلم حشمت علی قادری:

نانوتوی گنگوہی انبیٹھ تھانوی اپنے ان کفریات واضحہ صریحہ خبیثہ معلونہ کے سبب جو اصل فتاویٰ حسام الحرمین شریف میں بعبارتہا۔ منقول ہیں جن میں کوئی ایسی تاویل و توجیہ قطعاً ناممکن جو قائلین کو قطعی یقینی کفر و ارتداد سے بچا سکے۔ قطعاً

90

حسام الحرمین پر مناظرہ کرنے کی ترتیب و شرائط

1۔ سب سے پہلے فاضل بریلوی کے کفر وایمان پر بات ہو گی پھر حسام الحرمین پر کیوں کہ مصنف کا ذکر اور حالات کتاب سے پہلے ہوتے ہیں۔

2۔ بریلوی مناظر حسام الحرمین کی عبارات من و عن اکٹھی اصل کتب سے دکھائے گا۔

3۔ حسام الحرمین کے احکام جو ہمارے متعلق ہیں اس کے منکر کا حکم بتانا ہو گا۔ (یعنی جن جن حضرات نے ہمارے اکابر کو مسلمان لکھا انہیں کافر لکھ کر دینا ہو گا۔)

4۔ گفتگو بریلوی اصول و قواعد کو سامنے رکھ کر ہو گی۔

92

اکابر اربعہ کا مقام بریلوی کتب سے:

الفضل ما شہدت بہ الاعداء کے اصول سے یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ ہمارے اکابر کو اللہ کریم نے وہ مقام عطا فرمایا تھا کہ غیر بھی ان کی تعریف لکھنے پر مجبور تھے۔ اور ان کا مقام بریلوی علماء میں بھی مسلم ہے۔ ہم حیران ہیں کہ اگر بریلوی حسام الحرمین کو سچا مانتے ہیں تو اپنے بریلوی اکابرین میں سے کس کس کو کافر کہیں گے۔

کیونکہ بہار شریعت جو کہ بقول عبد المجید خان سعیدی پسند فرمودہ اعلی حضرت ہے۔

نبوت عند الشیخین ص 16

اس میں ہے جو کسی کافر کے لیے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور......کہے وہ کافر ہے۔

بہار شریعت حصہ اول ص 44 ،جنتی زیور ص 161

1۔ بریلوی جید علامہ نور بخش توکلی صاحب نے حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی کا نام

اسی کتاب کے متعلق شیخ القرآن و الحدیث کا لقب بریلویوں میں پانے والا مفتی فیض احمد اویسی لکھتا ہے۔ یہ مولانا توکلی کی وہ تصنیف ہے۔ جس پر انہیں حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ فلہذا یہ کتاب گویا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی منظور شدہ ہے۔

نہایت الکمال ص4

اب دیکھیے جو اللہ رسول کی بارگاہ میں مقبول و منظور ہو اور منظور و مقبول کہنے والے اتنے جید بریلوی ہیں تو اس کتاب میں جو مولانا قاسم نانوتوی کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے۔ اس کا کیا بنا کیا وہ مقبول و منظور نہیں؟

معلوم ہوا کہ خدا تو ان پر رحمت کا اترنا پسند کرے اور اس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مگر بریلوی ملت کو پسند نہ ہو آپ خود فیصلہ کرلیں گے۔

94

بلکہ مفتی حنیف قریشی نے فیصلہ دیا ہے: جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند کو ناپسند کرے وہ کافر ہے۔

غازی ممتاز حسین قادری ص 291

اب دیکھیے حسام الحرمین کہتی ہے جو اسے کافر نہ جانے وہ کافر اور یہ کتاب کہتی ہے جو اسے مسلمان نہ جانے وہ کافر؟ اب بریلوی حضرات کے لیے لمحۂ فکریہ ہے کہ وہ کس طرف جاتے ہیں اور ایک بات میں ان کا طبیب ہونے کے ناطے کہتا ہوں یہ اللہ رسول کی طرف نہیں آئیں گے جبکہ حسام الحرمین کو چھوڑیں گے نہیں تو پھر میں اتنی بات ضرور کہوں گا کہ فاضل بریلوی نے لکھا ہے: جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور جو اس بات کو اچھا بتائے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔

حسام الحرمین ص 20

محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی محمد یعقوب صاحب وغیرہم۔

مقابیس المجالس ص 352

حضرت خواجہ صاحب کے اس ملفوظ سے ثابت ہوا کہ مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا محمد قاسم نانوتوی وغیرہم علماء دیوبند صحیح معنوں میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے خلیفہ اور اہل طریقت ہے۔ حالانکہ بعض صوفی حضرات ان کو غلط فہمی سے وہابی کہتے ہیں۔

حاشیہ مقابیس المجالس ص352

یہی بات پیر نصیر الدین گولڑوی صاحب نے تائیداً اپنی کتاب میں اشرف سیالوی گروپ کی تردید کرتے ہوئے اس حوالے کے بارے میں یوں لکھتے ہیں کہ قارئین آپ خود انصاف کریں کہ سیالوی صاحب کے فتوے کی زد میں کون کون آ رہے ہیں۔

لطمۃ الغیب ص221

مولوی الحاج (کپتان) واحد بخش سیال چشتی صابری لکھتے ہیں کہ: "علمائے دیوبند حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ کے مرید ہیں اور پکے صوفی ہیں۔"

مشاہدہ حق ص179

"آپ نے بھی 1857ء کی جنگ آزادی میں بے دین انگریزی سلطنت کے خلاف علم جہاد بلند کیا اور کئی معرکے لڑے لیکن چونکہ آپ کے رفقائے کار کی تعداد قلیل تھی اس لیے کامیاب نہ ہو سکے اور بالآخر انگریزی حکومت نے آپ کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے جس کی وجہ سے آپ حجاز مقدس ہجرت فرما گئے۔ اسی طرح آپ کے رفقائے کار اور مخلص مریدین مثل حضرت مولانا محمد قاسم بانی دیوبند

31۔ پیر نصیر الدین گولڑوی لکھتے ہیں:

ہمارے حضرت پیر مہر علی شاہ قدس سرہ کسی کلمہ گو کو کافریا مشرک کہنے کے حق میں نہیں تھے اور نہ کبھی آپ نے کسی دیوبندی کو کافر اور مشرک قرار دیا۔

راہ ورسم ومنزل ص266

32۔ حکیم محمود احمد برکاتی لکھتے ہیں: مولانا معین الدین اجمیری نے ایک استفتاء کے جواب میں کہا کہ حضرات شاہ اسماعیل، مولانا محمد قاسم، مولانا رشید احمد کافر ہیں؟ تحریر فرمایا تھا کہ یہ حضرات مسلمان اور مسلمانوں کے پیشوا ہیں۔

مولانا حکیم سید برکات احمد سیرت وعلوم ص184

اسی جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ مولانا عبد الحق کے جید تلامذہ مولانا عبد العزیز، مولانا برکات احمد، مولانا نادر الدین، مولانا فضل حق رامپوری مولانا ہدایت علی بریلوی مولانا ماجد علی وغیر ھم کسی سے (مخالفین) کی تکفیر ثابت نہیں۔ اگلے صفحے پر مولانا برکات احمد کا چشم دید واقعہ یوں لکھا ہے کہ والد ماجد مولانا حکیم دائم علی مولانا محمد قاسم کے خواجہ تاش تھے اس لیے ایک بار مجھے ان سے ملانے کے لیے دیوبند لے گے تھے جب ہم پہنچے تو مولانا چھتہ کی مسجد میں سو رہے تھے مگر اس حالت میں بھی ان کا قلب ذاکر تھا اور ذکر بھی بالجہر کر رہا تھا۔

مولانا حکیم سید برکات احمد سیرت وعلوم ص185

اعلیٰ حضرت کے جھوٹ

قارئین گرامی قدر! اس عنوان پر لکھنا بھی ضروری ہے کہ جب اس سارے مسئلے کا راوی ہی جھوٹا ہو تو حسام الحرمین کے جو احکام اکابر دیوبند کے متعلق ہیں خود ہی جھوٹ کا پلندہ ثابت ہو جائیں گے۔ اس لیے ہم نے چند سطور ان جھوٹوں کو جو احمد رضا نے بولے اکٹھا کر کے لکھ دی ہیں اور بجائے کچھ نیکی کمانے کے ان جھوٹوں کی وجہ سے فاضل بریلوی لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی زد میں بری طرح آتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

1۔ فاضل بریلوی لکھتے ہیں: لوگ اپنی ماؤں کی طرف نسبت کر کے پکارے جائیں گے۔

احکام شریعت مسئلہ نمبر 97، حصہ دوم ص 204

دوسری جگہ لکھتے ہیں: انکم تدعون یوم القیام باسمائکم و اسماء ابابکم (الحدیث)

احکام شریعت حصہ اول ص 91، مسئلہ نمبر 21

یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: تم قیامت کے دن اپنے اور اپنے والدوں کے نام سے پکارے جاؤ گے۔

اب دیکھیے یہ تو حدیث ہے لہذا سچ ہوا: اور پہلا قول فاضل صاحب کا ہے جو یقینا جھوٹ ہے۔

2۔ داڑھی منڈے کے متعلق لکھتے ہیں: قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے۔

احکام شریعت ص 190، حصہ دوم، مسئلہ نمبر 70

جبکہ یہ قرآن میں کہیں نہیں ورنہ وہ آیت دکھائیں جہاں داڑھی منڈے پر لعنت

ہو۔ یہ بھی جھوٹ کا پلندہ ہوا۔

3۔ فاضل بریلوی شیطان کے متعلق لکھتے ہیں: وہ کذب کو اپنے لیے پسند نہیں کرتا۔

احکام شریعت حصہ اول ص135، مسئلہ نمبر39

کون نہیں جانتا کہ اس نے آدم و حوا علیہما السلام سے جھوٹ بولا تھا کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ حالانکہ تھا دشمن۔ یہ بھی جھوٹ ہوا۔

4۔ اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں رسول کوئی شہید نہ ہوا۔

ملفوظات حصہ 4، ص 398

جبکہ قرآن کہتا ہے: کلما جاء هم رسول بما لا تهوىٰ انفسهم استكبرتم ففريقاً كذبتم و فريقا تقتلون۔

المائدۃ نمبر70، پارہ6

جب بھی ان کے پس رسول لایا وہ چیز جو ان کے نفوس نہیں چاہتے تھے تو ایک گروہ تم میں سے ان کو جھٹلا دیتا اور ایک قتل کر دیتا۔ یہ بھی فاضل بریلوی کا جھوٹ ہے۔

5۔ انشاءاللہ وہابیہ کی دعوت بند ہو گی اور اہل سنت کی ترقی ہو گی۔

ملفوظات ص 140، حصہ اول

جبکہ ہوا الٹا ہے۔ ترقی تو اللہ نے ہمیں دی ہے جن کو یہ وہابی کہہ رہا ہے کیونکہ ہمارے مدارس علماء و مشائخ میں اضافہ ہوا۔ یہ تو علمی یتیم ہی رہے۔ یہ بھی جھوٹ ہوا۔

یہ یاد رہے کہ ہم اہل السنت والجماعت ان کے وہابی کہنے سے وہابی بن نہیں

11۔ ایک جگہ فرماتے ہیں "میرا کوئی استاذ نہیں۔"

سیرت امام احمد رضا ص12

دوسری جگہ فرماتے ہیں: میرے استاذ صاحب مرزا غلام قادر بیگ رحمۃ اللہ علیہ۔

ملفوظات ص35-ج اول

12۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: رب العزت تبارک و تعالیٰ نے چار روز میں آسمان اور دو دن میں زمین یکشنبہ تا چہار شنبہ آسمان اور پنجشنبہ تا جمعہ زمین (بنائی)۔

ملفوظات ص22

جبکہ قرآن مجید میں ہے۔ سورۃ حم سجدہ آیت نمبر 10، 11، 12 کا ترجمہ دیکھیے "تم فرماؤ! کیا تم لوگ اس کا انکار کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین بنائی اور اس کے ہمسر ٹھہراتے ہیں۔ وہ ہے سارے جہان کا رب اور زمین میں اس کے اوپر سے لنگر ڈالا اور اس میں برکت رکھی اور اس کے بسنے والے کے لیے روزیاں مقرر کی یہ چار دن ہیں۔ (یعنی زمین اور زمین پر یہ سارا کچھ چار دن میں ہوا) ٹھیک جواب پوچھنے والوں کے لیے پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا تو اس نے آسمان و زمین سے فرمایا دونوں حاضر ہو چاہے خوشی سے چاہے ناخوشی سے دونوں نے عرض کی رغبت کے ساتھ حاضر ہیں تو پھر سات آسمان کر دیئے دو دن میں۔"

پتہ چلا آسمان دو دن میں زمین اور اس سے متعلقات چار دن میں جبکہ اعلیٰ حضرت کا اعلیٰ جھوٹ آپ نے ملاحظہ فرما لیا۔

13۔ فاضل بریلوی لکھتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس (گائے) کا گوشت تناول فرمانا ثابت نہیں۔

ملفوظات ص33، حصہ اوّل

جبکہ ان کے صاحبزادے لکھتے ہیں۔

حدیث مسلم کتاب الزکوۃ کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے لیے گوشت گاؤ (یعنی گائے کا گوشت) صدقہ میں آیا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اور حضور سے عرض کیا گیا یہ صدقہ ہے۔ کہ بریرہ کو آیا ہے۔ فرمایا: اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ اس سے بظاہر تناول فرمانا معلوم ہوتا ہے۔

حاشیہ ملفوظات مطبوعہ مکتبۃ المدینہ ص68

آپ دیکھیں یہ بھی فاضل بریلوی کا جھوٹ ہے۔

14۔ فاضل بریلوی ایک جگہ مصر کے میناروں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ان کی تعمیر حضرت آدم علیہ السلام سے 14 ہزار برس پہلے ہوئی۔

ملفوظات حصہ اول ص96

آگے لکھتے ہیں: آدم علیہ السلام کی تخلیق سے بھی تقریباً پونے چھ ہزار برس پہلے کے بنے ہوئے ہیں۔

110

ملفوظات ص95، حصہ اول

اب ظاہر ہے دونوں میں سے ایک تو جھوٹ ہے۔

15۔ فاضل بریلوی لکھتے ہیں کہ: خودکشی کرنے والے اور اپنے ماں باپ کو قتل کرنے والے اور باغی ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا گیا ان کے جنازے کی نماز نہیں۔

ملفوظات ص98، حصہ اول

دوسری جگہ خودکشی کرنے والے کے متعلق لکھتے ہیں: اس کے جنازے کی نماز پڑھی جائے گی۔

فتاویٰ افریقہ ص42، مسئلہ ص39

اب ایک بات تو جھوٹ ہے۔

حسام الحرمین کا تفصیلی جائزہ

ہم نے بقدر کفایت گفتگو پیچھے مقدمہ اور اجمالی جائزہ میں کر دی ہے اسی کو ہی مد نظر رکھ لیا جائے تو حسام الحرمین کا کافی و شافی جواب ہو سکتا ہے۔ مگر قدرے تفصیل اس لیے لکھ رہے ہیں تا کہ فاضل بریلوی کا دجال و کذاب ہونا آفتاب کی طرح روشن ہو جائے۔ حسام الحرمین میں ہمارے اکابر اربعہ کی چار عبارتیں قطع و برید کر کے پیش کی گئی ہیں سب سے پہلے حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی کی عبارت ہے۔ پھر قطب الارشاد حضرت گنگوہی کی پھر فخر المحدثین حضرت سہارنپوری پھر حکیم الامت حضرت تھانوی کی عبارت ہے رحمہم اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ۔ ہم ترتیب سے ہر ایک پر تفصیلی گفتگو کرتے ہیں۔

113

الزام بر حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی:

مولوی احمد رضا نے یہ الزام لگایا کہ یہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اب ہم تفصیلاً مولوی احمد رضا کے دجل سے پردہ اٹھائیں گے۔

ہوا یہ کہ ہندوستان میں بعض حضرت کی طرف سے حدیث ابن عباسؓ کی تردید اور انکار ہونے لگا اور وہ حدیث واثر یہ ہے کہ زمینیں سات ہیں اور ہر زمین میں تمہارے نبی کی طرح نبی تمہارے آدم کی طرح آدم اور نوح تمہارے نوح کی طرح اور ابراہیم تمہارے ابراہیم کی طرح اور عیسیٰ تمہارے عیسیٰ کی طرح موجود ہیں۔ اس اثر و حدیث کو چونکہ علماء امت نے صحیح قرار دیا اس لیے حضرت حجۃ الاسلام نے لوگوں کو اس حدیث کے انکار سے بچانے کے لیے ایک کتاب لکھی جس کا نام تحذیر الناس من

ایک اور بریلوی مولوی لکھتا ہے: اثر ابن عباس کی صحت قبول کرنے کے بعد مولانا احسن نانوتوی منکر خاتم النبیین ٹھہرتے ہیں۔

جسٹس محمد کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ ص 12

مولوی غلام نصیر الدین سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

اگر نانوتوی صاحب ختم زمانی کے قائل تھے تو وہ اثر ابن عباس کی تصحیح و تقویت کیوں کر رہے ہیں۔

عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ ص 192، ج1

ان عبارات کا خلاصہ یہ ہوا کہ جو اس اثر ابن عباس کی تصحیح کرے وہ ختم نبوت کا منکر ہے۔ اب دیکھیے اس فتوے کی زد میں اکابرین اُمت بھی آتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ بریلوی علامہ غلام رسول سعیدی لکھتا ہے۔

امام حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو روایت نہیں کیا حافظ ذہبی نے بھی کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی نے اس حدیث کو دو سندوں سے روایت کیا ہے۔

امام بیہقی لکھتے ہیں اس حدیث کی سند حضرت ابن عباس سے صحیح ہے راوی مرہ کے ساتھ شاذ ہے اور میں نہیں جانتا کہ ابو الضحی کا کوئی متابع ہے۔

کتاب الاسماء و الصفات ص 390، 389۔ تبیان القرآن ج 12، ص 92

سعیدی صاحب آگے لکھتے ہیں: حافظ عماد الدین بن عمر بن کثیر شافعی متوفی 774ھ نے اپنی تفسیر میں سات زمینوں سے متعلق اثر ابن عباس کو امام بیہقی کے کتاب الاسماء والصفات کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس کی سند پر کوئی تبصرہ نہیں کیا

تبیان القرآن ج 12، ص93

HussamUlHaramainK...

تو قصوری صاحب اور مولانا لکھنوی نے مختلف زمینوں میں اور انبیاء مان لیے تو بریلویوں کو چاہیے تھا کہ ان کے خلاف بھی منکر ختم نبوت ہونے کی وجہ سے کتاب لکھ دی جاتی۔ مگر ایسا کیوں نہیں اگر یہی جرم مولانا کا ہو تو ان پر فتویٰ کفر اور یہی جرم قصوری اور مولانا لکھنوی کا ہوا نہیں معافی آخر کیوں؟ بینوا! یا اہل بدعت۔

اعتراض نمبر 3:

سید تبسم شاہ بخاری لکھتے ہیں: ایک اور مسئلہ یہ نکالا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظیر ممکن ہے اس عقیدے سے بھی ختم نبوت پر زد پڑتی ہے۔

ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 25

ایک جگہ لکھتے ہیں: نظیر کو محال نہ مانا بلکہ ممکن مانا تو آپ ختم نبوت کے منکر اور کذب الٰہیہ کے قائل ٹھہرے اور یہ بھی کفر ہے۔

دیوبندیوں سے لاجواب سوالات ص 1052

پیر مہر علی شاہ صاحب نے جبکہ امکان نظیر کے قائلین کو ماجور و مثاب لکھا ہے۔

دیکھیے فتاویٰ مہریہ ص9

120

تو کیا ختم نبوت کا منکر ماجور و مثاب ہوتا ہے اور علامہ فضل حق خیر آبادی کے دوست مفتی صدر الدین آزردہ نے بھی امکان نظیر کے مسئلہ میں شاہ صاحب سے اتفاق کرتے ہوئے علامہ کی رائے سے اختلاف کیا ہے۔

خیرآبادیات ص 131

تو اب ان دونوں پیر مہر علی شاہ اور مفتی صدر الدین آزردہ کو منکر ختم نبوت کیوں نہیں کہا گیا اور نہ کہنے کی بناء پر آج تک کی بریلویت کیا مسلمان ٹھہری؟

اعتراض نمبر 4:

HussamUlHaramainK...

صفدر نے یہ بات ثابت کرنے کے لیے مولوی قاسم نانوتوی ختم نبوت زمانی کے قائل تھے۔ فرمایا حضرت نانوتوی نے منطقی طور پر ختم نبوت ثابت کی ہے۔ کیونکہ نانوتوی صاحب نے فرمایا ہے مابالعرض کا سلسلہ مابالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔

دوسرے انبیاء وصف نبوت کے ساتھ بالعرض متصف ہیں حضور علیہ السلام بالذات متصف ہیں لہٰذا سلسلہ نبوت آپ پر ختم ہو گیا۔ سر فراز صاحب قاسم نانوتوی کی اس عبارت کو ختم نبوت زمانی پر بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ اس طرح تو باقی انبیاء علیہم السلام کی نبوت سے تو انکار ہو جائے گا۔

عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ ص198ج1

یعنی نبی پاک علیہ السلام کو بالذات نبی ماننا اور باقی کو بالعرض ماننا یہ انبیاء کی نبوت ورسالت کا انکار ہے۔

مولوی احمد سعید کاظمی لکھتے ہیں: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوت میں ذاتی اور عرضی کی تفریق کرنا قرآن مجید کی متعدد آیات کے خلاف ہے۔

مقالات کاظمی حصہ سوم ص531

مولوی تبسم شاہ بخاری لکھتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بالذات اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوت ورسالت کو محض بالعرض اور مجازی نبوۃ ورسالت قرار دینا قرآن مجید میں تحریف معنوی اور انبیاء کی نبوت کا صریح انکار ہے۔

ختم نبوت اور تحذیر الناس 197

القصہ بریلوی اصول یہ ہے کہ ذاتی اور عرضی کی تقسیم کرنا انکار نبوت ہے۔

الجواب:

122

یہ حجۃ الاسلام کی اپنی اصطلاح ہے اور اصطلاحات اپنی اپنی ہو سکتی ہیں۔ پیر کرم شاہ بھیروی لکھتے ہیں لا مشاحۃ فی الاصطلاح

تحذیر الناس میری نظر میں 40

یعنی اصطلاحات کے بنانے میں کوئی جھگڑا نہیں۔

یعنی حضرت کی بات کا مطلب یہ ہے کہ نبی پاک علیہ السلام کو نبوت کسی کے وسیلے سے نہیں ملی۔ اور باقی انبیاء کو نبوت آپ علیہ السلام کے وسیلے سے ملی اسی کو حضرت نے بالذات و بالعرض کا نام دیا ہے اور یہ بات تو بریلوی حضرات کو بھی مسلم ہے۔ ہم آگے چل کر اس کی تفصیل عرض کرتے ہیں۔ سر دست ذاتی و عرضی کے معنی عرض کرتے ہیں۔ علماء نے اس کے کئی معنی لکھے ہیں۔

آپ شرح مطالع ہی ملاحظہ فرمالیتے تو مسئلہ حل ہو جاتا۔ اس میں ہے۔

الخامس ان یکون دائم الثبوت للموضوع و مالا یدوم ھو العرضی یعنی ذاتی کا پانچواں معنی یہ ہے کہ چیز اپنے موضوع کے لیے ہمیشہ ہمیشہ ثابت ہو اور جو چیز ہمیشہ [123] وہ عرضی ہے۔

اورآپ کی نبوت آپ کو شروع سے ہی ملی یہ آپ ہی کا وصف ہے کیونکہ دوام کا معنی بھی یہ کیا جاتا ہے کسی چیز کا تمام اوقات میں موجود رہنا۔ تو جب رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ وصف نبوت تمام انبیاء سے قبل ملا ہے۔ اور آپ شروع ہی سے نبی تھے یعنی آپ کی روح مبارکہ بھی شروع ہی سے نبی تھی۔

تو یہی تو آپ کی نبوت کے بالذات ہونے کی دلیل ہے اور باقی انبیاء کی نبوت کے بالعرض ہونے کی اور اسی کتاب شرح مطالع میں ہے السادس ان یحصل لموضوعہ

"آپ کی نبوت ذاتی ہے اور دیگر کی عرضی" تو اس کو پیر کرم شاہ اہلسنت کا عقیدہ قرار دے رہے ہیں۔

تحذیز الناس میری نظر میں ص27

اب آیئے دیکھیئے! جتنے لوگوں نے اصل کا لفظ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے لیے بولا ہے۔ چاہے علامہ سلیمان جمل ہوں یا آلوسی یا عارفین اُمت رحمہم اللہ یا نقی علی خان، یا ذاکر سیالوی یا عطا محمد نقشبندی سب زد میں آگئے وہ اس طرح کہ: سید تبسم شاہ بخاری لکھتا ہے: یہ لفظ اصلاً ہی بالذات کا ترجمہ ہے لفظ اصل ذات کے معنی میں آتا ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق بے شمار لغوی اشتہادات پیش کیے جاسکتے ہیں۔ (کہ آتا ہے)

ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 162

مولوی غلام مہر علی لکھتا ہے: یہاں ذات کا بدل اصل اور اصل کا بدل ذات موجود ہے

دیوبندی مذہب ص 595

تو معلوم ہوا کہ اصل کا معنی ذاتی بھی ہے۔ تو جتنے اکابرین اور بریلویوں نے اصل کے لفظ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے استعمال کیے ہیں۔ وہ منصب نبوت میں آپ کو ذاتی مانتے ہیں اور باقی انبیاء کو ذاتی نہیں مانتے۔ تو پھر عرضی ہی مانتے ہیں۔ تو جو بات حجۃ الاسلام نے کہی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منصب نبوت میں ذاتی ہیں۔ باقی عرضی تو وہی بات یہ سب اکابرین اور بریلوی بھی کہہ رہے ہیں۔ اب کاظمی سے لے کر یہ تبسم بخاری تک سے سب کان کھول کر سن لیں کہ ان کو یعنی اپنے بریلویوں کو کافر کہو ورنہ ہم کہیں گے کہ تم بھی کافر ہو جیسا کہ شروع میں ہم لکھ آئیں ہیں بریلویوں کے حوالے سے کہ جو کافر کو کافر نہیں کہتا وہ خود کافر ہوتا ہے۔

HussamUlHaramainK...

القصہ جو بات حضرت حجۃ الاسلام نے فرمائی تھی کہ اللہ نے آپ کو براہ راست وصف نبوت دیا اور باقی انبیاء کرام کو آپ کے واسطے سے دیا۔ (یہ بھی بریلوی علماء کے گھر میں موجود ہے۔)

علامہ کاظمی لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی نعمت حضور ہی کے وسیلہ سے ملتی ہے اور یقیناً نبوت و رسالت بھی انبیاء کرام و رسل عظام علیہم السلام کو حضور ہی کے طفیل ملی۔

بحوالہ ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 197

بریلوی شیخ القرآن مولوی غلام علی اوکاڑوی لکھتے ہیں: اہل سنت اس بات کے قائل ہیں کہ ہر صاحب کمال کو جو کمال ملا ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ملا ہے۔

ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 188

اعتراض نمبر 6:

حجۃ الاسلام پر اعتراض کرتے ہوئے سید تبسم شاہ بخاری صاحب لکھتے ہیں:

قرآن حکیم نے جب خاتم النبیین فرما دیا تو آیت آپ کے آخری نبی ہونے میں نص قطعی ہوگئی۔ آخری نبی کا معنی خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا صحابہ کرام تابعین اور تمام امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کا عقیدہ ایمان اسی پر رہا اور اسی پر رہے گا۔ جملہ ائمہ کرام مفسرین و محدثین نے قرآن و حدیث کی روشنی میں یہی بتایا کہ خاتم بمعنی آخری نبی ہے اسی پر اجماع ہے۔ اور اسی پر تواتر ثابت ہے۔ اس معنی میں نہ کوئی تاویل مانی جائے گی نہ کوئی تخصیص بلکہ تاویل و تخصیص کرنے والا بھی خارج از اسلام ہو گا اور سمجھ بوجھ کر بھی ایسے کافر کے کفر میں شک کرنے والا اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔

ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 23

128

دوسری جگہ لکھتے ہیں: انقطاع نبوت کا انکار اور تکمیل نبوت کا اقرار یہ عقیدہ قادیانیت کے لیے بہت مفید ہے۔

ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 112

اس سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

1۔ اس لفظ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی کے علاوہ کوئی اور لینا کفر ہے۔

2۔ ایسے کفر کو جو کفر نہ کہے وہ بھی کافر۔

3۔ اس کا معنی تکمیل نبوت کرنا، انقطاع کا نہ کرنا قادیانیت کو مفید ہے۔

اور اس معنی میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں ہو سکتی۔

القصہ دیکھیے: بریلویت بانی فاضل بریلوی نے اپنے والد کی کتاب الکلام الاوضح کی تعریف و توصیف کی اور اسے علوم کثیرہ پر مشتمل کہا ہے۔

دیکھیئے الکلام الاوضح ص ز

اسی میں لکھا ہے: جو اس لفظ کو بموجب قرأت عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے خاتم النبیین بفتح تا پڑھیں تو ایک اور خاصہ آپ کا ثابت ہوتا ہے۔ کہ سوا آپ کے یہ لقب بھی کسی کو حاصل نہ ہو۔ مہر سے اعتبار بڑھتا ہے۔ اور آپ کے سبب سے پیغمبروں کا اعتبار زیادہ ہوا اور مہر سے زینت ہوتی ہے اور آپ انبیاء کی زینت ہیں۔

الکلام الاوضح ص 202

اس لفظ کا معنی صرف آخری نبی نقی علی خان بھی نہیں مانتا۔ بلکہ اس کا معنی انبیاء کی نبوت پر مہر لگانے والا کیا ہے۔ تو یہ بھی نص قطعی کا منکر، اجماع اُمت کا منکر، اس معنی میں تاویل کرنے والا ہے۔ لہٰذا کافر ہوا اور پیچھے گزر چکا کہ جو کسی کفر کی تحسین کرے وہ بھی کافر ہے۔ لہٰذا فاضل بریلوی بھی گیا۔ اس لیے تبسم صاحب ذرا

قدم پھونک پھونک کے رکھیے۔ آگے دیکھیے۔

پیر جماعت علی شاہ کے بیٹے سید محمد حسین شاہ جماعتی لکھتے ہیں:

جن اوصاف حمیدہ، اخلاق جمیلہ شمائل حسنہ، فضائل برگزیدہ مکارم اخلاق سے انبیاء کرام خالی تھے۔ وہ سب کے سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں پائے جاتے ہیں اور آپ ہر طرح سے کامل و مکمل ہے۔ ختم نبوت کے یہی معنی ہیں کہ نبوت آپ کے ذریعے سے تکمیل کو پہنچ گئی۔

افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم ص 130

اس کو مدون کیا ہے آپ کے جید عالم مولوی صادق قصوری نے اس پر مقدمہ پیر کرم شاہ صاحب نے لکھا ہے۔: تو یہ سب قادیانیوں کی تائید کرنے والے اور ختم نبوت کے اجماعی معنی اور قطعی معنی سے ہٹ کر معنی کرنے والے ہیں۔ یہ بھی بقول آپ کے سب کافر۔ اگر کوئی بریلوی اب ان کی تعریف و تحسین کرے گا وہ بھی آپ کے بقول کافر جا ٹھہرا۔ آگے آیئے:

مولانا محمد ذاکر صاحب خلیفہ مجاز خواجہ ضیاء الدین سیالوی کی ادارت میں چھپنے والے رسالے میں ہے۔ ختم نبوت سے مراد قطع نبوت یا انقطاع رسالت نہیں بلکہ تکمیل نبوت و ابدیت رسالت ہے۔ یعنی نبوت اس کارگہ حیات میں اپنے تمام ارتقائی منازل طے کر کے جس نقطہ عروج پر پہنچی اس کا نام جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

الجامعہ نومبر دسمبر 1961ئ، جلد نمبر 13، شمارہ نمبر 4، ص 10

کیا مولانا ذاکر صاحب خواجہ قمر الدین سیالوی کے اخص الخواص لوگوں سے

اعتراض نمبر 8:

غلام نصیر الدین سیالوی لکھتا ہے: بعض حضرات یہ روایت پیش کرتے ہیں کہ سرکار علیہ السلام نے فرمایا: انی عند اللہ لمکتوب خاتم النبیین وآدم لمنجدل فی

طینتہ۔

اس کے بارے میں گزارش ہے کہ اس حدیث سے استدلال درست نہیں کیونکہ اگر سرکار علیہ السلام کو سب سے پہلے نبوت ملی ہے تو آپ خاتم الانبیاء کیونکر ہو سکتے ہیں اگر سب سے پہلے سرکار علیہ السلام ختم نبوت سے متصف تھے۔ تو پھر بعد میں ایک لاکھ 24 ہزار انبیاء کیسے مبعوث ہوئے۔ اس طرح تو پھر نانوتوی کا کلام ٹھیک ہو جائے گا کہ اگر بعد زمانہ نبوی کوئی اور نبی آجائے گا تو ختم نبوت میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ نیز دیگر انبیاء علیہم السلام صرف علم الٰہی میں نبی تھے بالفعل نہیں ہے۔ تو پھر سرکار علیہ السلام ان سے آخری کیسے ہو گئے۔ آخری نبی ہونے کا مطلب تو یہ ہے کہ سارے انبیاء علیہم السلام کے بعد نبوت کا اعطا ہوا اور اس ہستی کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔

تحقیقات ص 393، 394

132

اس سے چند باتیں ثابت ہوئیں۔

1۔ اگر نبوت آپ کو سب سے پہلے ملنا مانی جائے تو آپ خاتم النبیین نہیں ہو سکتے۔

2۔ اگر آپ کو شروع سے ہی یعنی تخلیق آدم سے پہلے ہی سے ختم المرسلین مانا جائے

یعنی یہ کہنا کہ اب جناب آدم سے پہلے ہی خاتم الانبیاء تھے یہ غلام نصیر الدین سیالوی کے نزدیک عقیدہ کفریہ کا موید ہے تو پھر اگلے آنے والے سب علماء بھی کفر کے موید ہونے کی وجہ سے کافر ہوئے۔

پہلی اور تیسری بات تقریباً ایک ہی طرح ہے۔ ہم اس پر کلام کر کے آگے چلتے ہیں۔

جو نبوت آپ کو شروع ہی سے ملنا مانے وہ خاتم الانبیاء نہیں مان سکتا یا اس صورت میں آپ خاتم الانبیاء نہیں بن سکتے۔ تو وہ آدمی آپ کے فتوے سے ختم نبوت کا منکر ہوا۔ تو پھر لیجئے: ان کتابوں کے مصنفین اور مویدین اور مصدقین جو تقریباً نصف صد سے زائد بریلوی اکابر علماء ہیں وہ سب ختم نبوت کے منکر ٹھہرے۔

1۔ خلاصۃ الکلام	مولوی عطا محمد نقشبندی
2۔ نبوت مصطفی ہر آن ہر لحظہ	پروفیسر عرفان قادری
3۔ نبوت مصطفی اور عقیدہ جمہور اکابر علماء امت	مفتی نذیر احمد سیالوی
4۔ تنبیہات	مولوی عبد المجید خان سعیدی
5۔ اہم شرعی فیصلہ	پیر محمد چشتی
6۔ تجلیات علمی فی رد نظریات سلوی	مفتی محمود حسین شائق
7۔ توضیحات	قاضی محمد عظیم نقشبندی
8۔ نبی الانبیاء والمرسلین	سید ذاکر حسین شاہ سیالوی

133

یہ سب سب کے اس پر مصر ہیں کہ آپ علیہ السلام کو نبوت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ملی۔ تو کیا یہ سب منکرین ختم نبوت ہیں؟ اگر ہیں تو بتائیں ورنہ جھوٹ بولنے کی وجہ سے لعنت کا طوق آپ پر ہے۔ دوسری بات یہ تھی کہ آپ

علیہ السلام کو شروع ہی سے خاتم الانبیاء مان لینا مولانا نانوتوی کے کلام سے متفق ہونا ہے۔اب دیکھیے کیا ہوتا ہے:

آپ کے شارح بخاری مولوی محمود رضوی لکھتے ہیں: حضور نے فرمایا! میں خاتم الانبیاء اس وقت سے ہوں جب کہ آدم آب و گل میں تھے۔

(مسند احمد ج4، ص 127)(دین مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ص85)

بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی لکھتے ہیں کہ ”احمد اور بیہقی اور حاکم نے صحیح اسناد سے حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں رب تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین ہو چکا تھا حالانکہ ابھی آدم علیہ السلام اپنے ضمیر میں جلوہ گر تھے۔“ (مشکوۃ)

رسائل نعیمیہ ص64

مولوی عبد الاحد قادری لکھتے ہیں کہ: حضرت عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت خاتم النبیین تھا جب ابھی حضرت آدم علیہ السلام مٹی ہی تھے۔“

رسائل میلاد مصطفی ص258

مولوی اشرف سیالوی لکھتے ہیں:”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق وایجاد سے پہلے نبوت ورسالت اور خاتم النبیین کے منصب پر فائز تھے۔“

(ملخصاً تنویر الابصار ص22،23، بحوالہ سندیلوی کا چیلنج منظور ہے)

کاظمی صاحب لکھتے ہیں حدیث کا مطلب یہی ہے کہ میں فی الواقع خاتم النبیین ہو چکا تھا نہ یہ کہ میرا خاتم النبیین ہونا علم الٰہی میں مقدر تھا۔

مسئلہ نبوت عند الشیخین ص21

علماء بھی ہوں یہ بات تو صاف ہو گئی جہلا مراد نہیں۔ باقی حضرت کے ارشاد کا مطلب صاف ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کا عام طور پر لوگ یہی مطلب سمجھتے ہیں کہ آپ کا زمانہ آخری ہے اور اس کی علت اور اصل وجہ کو نہیں پا سکتے کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ تو اس کی وجہ اور علت آپ کا خاتم المراتب ہونا ہے۔ اور اکمل و مکمل ہونا ہے۔ اسی وجہ سے آپ کو آخر میں بھیجا گیا بولیے اس میں کیا قباحت ہے۔ اس علت کی وجہ سے آپ کے خاتم النبیین ہونے کا کسی مفسر و محدث کو بھی انکار نہیں۔ اور آپ کے گھر سے بھی اس کی کئی مثالیں دی جا سکتی ہیں اور گزر بھی چکی ہیں۔ جیسے فاضل بریلوی نے رسوخ فی العلم نہ رکھنے والوں کو طبقہ عوام میں شامل کیا اسی طرح حضرت نے کہنا یہ کہ یہ خیال جاہلوں کا بتایا یعنی مولانا نانوتوی نے ان کو عوام کہا ہے جو رسوخ فی العلم نہیں رکھتے نہ کہ حضرت نے جاہل لوگوں کو عوام کہا ہے لہٰذا مولانا کا دامن صاف ہے۔

اعتراض نمبر 10:

حجۃ الاسلام پر ایک اور اشکال اور اس کا مسکت جواب: مولانا نے آیت ختم نبوت میں اجماعی مفہوم آخری نبی کو چھوڑ کر اور مفہوم لیا ہے۔

الجواب: حضرت حجۃ الاسلام نے خاتم النبیین کا اجماعی مفہوم ترک نہیں کیا۔ اجماعی مفہوم تھا آخری نبی ماننا تو حضرت نے اسی آیت سے آپ کا آخری نبی ہونا بھی ثابت کیا۔ حضرت اجماعی مفہوم مان کر بطور فائدے یا نکتے کے اپنے مدعا کو بیان کرتے ہیں اور یہ کوئی جرم نہیں کیونکہ مفسرین نے اپنی تفاسیر میں یہ سب کچھ کیا ہے۔ دور نہ جائیں اسی تفسیر نعیمی کو دیکھ لیں۔ جو آپ کے گھر کی معتبر تفسیر ہے اس میں ہر آیت

اب ان کے متعلق کیا فتویٰ سرزد ہو گا۔ جو جواب آپ ادھر لیں وہی ہماری طرف سے بھی تصور فرمالیں۔

اعتراض نمبر 11:

جب اہل السنۃ دیوبند کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے تینوں عبارتوں کو آگے پیچھے کیوں کیا؟ تو بریلوی علامہ تبسم شاہ بخاری کود کر میدان میں آ ٹپکے اور کہنے لگے وہ تین عبارات علیحدہ علیحدہ بھی مستقل طور پر کفریہ ہیں۔

حاشیہ جسٹس کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ ص 135

ابو کلیم محمد صدیق فانی بھی چلایا کہ: تحذیر الناس کی تینوں عبارتیں اپنی اپنی جگہ پر مستقل کفریہ عبارتیں ہیں۔

افتخار اہلسنت ص25

الجواب بعون الملك الوهاب پہلی عبارت تحذیر الناس کی جو اعلیٰ حضرت نے پہلے لکھی ہے۔:

ویسے تو وہ ص 14 کی ہے۔ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

تمہید ایمان مع حسام الحرمین ص 70

اگر یہ کفر ہے تو دیکھیے بڑے بڑے بریلوی کفر کی دلدل میں پھنس جائیں گے۔

1۔ شاہ نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں: "چار پیغمبر یعنی حضرت ادریسؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ کہ بعد آپ کی بعثت کے زندہ رہے۔

سرور القلوب ص225

مولوی احمد رضا خان فرماتے ہیں: چار انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وہ ہیں جن پر ابھی

ہوا محض آخر میں آنے کی وجہ سے آدمی افضل نہیں ہوتا۔ تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے۔
کہ قرآن نے تو خاتم الانبیاء کی اسی وصف کی وجہ سے تعریف کی ہے۔ جب
محض آخر میں آنا افضلیت کی بات اور دلیل نہیں تو اس آیت سے تعریف کیوں کر
ثابت ہو گی۔

اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ چونکہ ہمارے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی
شان اعلیٰ اور مقام و مرتبہ سب سے بلند بالا ہے۔ اس لیے آپ کو آخر میں مبعوث کیا
گیا۔ تو آپ کے آخری نبی ہونے کی وجہ اور علت یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کی شان و
مقام و مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے۔ یہیں ایک اعتراض ہو سکتا ہے۔ کیا یہ ضروری ہے
کہ جس کی شان سب سے زیادہ ہو اس کو آخر میں بھیجا جائے تو ہم اس کے متعلق یہ
عرض کرتے ہیں اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے بھیج دیا جاتا تو آپ کے بعد آنے
والے نبی مقام میں کم ہونے کی وجہ سے ان کے لائے ہوئے احکام بھی نبی پاک صلی
اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے احکامات سے مقام میں کم ہوتے۔ یہاں قرآن تھا وہاں
صحائف یا دیگر کتب ہوتیں۔ تو پھر اعلیٰ احکام کو ادنیٰ کے ذریعے منسوخ کر دیا جاتا۔

اور اگر درمیان میں بھی آتے تو بھی یہی صورت بنتی کہ نسخ اعلیٰ بالا دنیٰ ہوتا
یعنی کم مقام والے احکامات کے ذریعے اعلی شان و مقام والے احکام منسوخ ہو جاتے جو
کہ حکمت خداوندی کے خلاف ہے۔ کیونکہ حکمت تو یہ ہے:

ماننسخ من آیۃ اوننسھا نات بخیر منھا ۔ الایۃ یعنی جو آیت ہم منسوخ یا بھلاتے ہیں۔
اس سے بہتر لاتے ہیں۔ یعنی منسوخ سے ناسخ بہتر ہوتا ہے یا برابر۔

تو نہ تو آپ علیہ السلام کے برابر کوئی تھا اور نہ افضل۔ اس وجہ سے آپ کا

آخر میں آنا آپ کا کمال ہے۔ اب سوال پیدا ہوا کہ آپ علیہ السلام کے برابر یا افضل کیوں کوئی نہیں ہو سکتا۔

تو اس کا جواب یہ ہے: اوصاف کی دو قسمیں ہیں ذاتی، عرضی، ذاتی کہتے ہیں کہ یہ وصف اپنے موصوف کے لیے شروع ہی سے ثابت ہو اور عرضی کہتے ہیں کہ یہ وصف اپنے موصوف کے لیے شروع ہی سے تو نہ ہو بعد میں ثابت ہو یا ذاتی کہتے ہیں۔ یہ وصف اس کا اپنا ہوتا ہے یعنی کسی ذریعے سے نہیں ملتا اور عرضی اس وصف کے کہتے ہیں جو اپنا نہیں ہوتا کسی کے ذریعے سے ملتا ہے۔

مثال کے طور پر: یہ درودیوار روشن ہیں ان پر روشنی سورج کی ہے۔

تو درودیوار کی روشنی عرضی ہے ذاتی نہیں اس لیے رات کو یہ روشن نہیں اور سورج کی روشنی ذاتی ہے۔ وہ کبھی بھی اس سے جدا نہیں ہوتی۔ اسی طرح:

چاند کی روشنی اپنی نہیں بلکہ اس میں روشنی سورج سے آ رہی ہے۔ تو چاند کی روشنی جن چیزوں پر پڑتی ہے۔ ان کو روشنی چاند کی وجہ سے بھی۔ اب سلسلہ چلا کہ ـت کو مختلف اشیاء روشن ہیں۔ چاند کی وجہ سے اور چاند روشن ہے سورج سے۔ تو روشنی کا سلسلہ یہاں سورج پر آ کر ختم ہو گیا۔ اسی طرح دیکھئے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارکہ کو جب پیدا کیا گیا تو اسے نبوت سے سرفراز کیا گیا اور باقی نبیوں کو نبوت روح اور بدن عنصری کے متعلق ہو جانے کی بعد ملی۔ گویا آپ علیہ السلام موصوف بالذات ہوئے وصف نبوت سے اور باقی انبیاء موصوف بالعرض ہوئے۔ جب اللہ نے آپ علیہ السلام کو دنیا میں بھیجا تو اپنی حکمت سے یادداشت کے اوپر حکمت کے پردے لٹکا دیئے۔ آپ کو پچھلا منظر یاد نہ رہا۔ جب آپ کی عمر مبارک

40سال کو پہنچی تو پھر آگاہ فرمایا کہ اپنی نبوت کا اعلان فرمادیں۔ القصہ آپ علیہ السلام اس وصف نبوت سے موصوف بالذات ہیں تبھی تو آپ ارشاد فرمارہے ہیں کہ:

کنت نبیا و آدم بین الروح و الجسد کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم روح اور جسد کے مابین تھے۔

اب دیکھیے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے رات کو روشنی جو مختلف چیزوں پر ہے یہ آتی ہے چاند سے اور چاند کی روشنی آئی سورج سے اور یہاں سورج پر پہنچ کر سلسلہ ختم ہو گیا اسی طرح تمام انبیاء کی نبوت آپ علیہ السلام کے وسیلے سے ان کو ملی ہے اور آپ علیہ السلام کی نبوت بالذات ہے یعنی کسی کے وسیلے سے نہیں ملی تو یہ سلسلہ آپ علیہ السلام پر پہنچ کر ختم ہو گیا۔ یعنی آپ علیہ السلام پر تمام کمالات کو تمام محاسن و فضائل کو ختم کر دیا گیا۔ اس کو ختم نبوت مرتبی کہتے ہیں۔

یہ مقام و مرتبہ اس وقت سے ملا جب آدم علیہ السلام پیدا بھی نہیں ہوئے تھے لیکن اس ختم نبوت مرتبی کے باوجود انبیاء تشریف لاتے رہے اور سلسلہ نبوت چلتا ہے اور جب آپ اس دنیا میں تشریف لائے تو آپ نے اعلان فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے تو پھر ختم نبوت زمانی کہ آپ کے زمانہ کے بعد کوئی نبی نیا نہیں آئے گا بھی آپ کو حاصل ہو گئی۔ اب دو قسم کی ختم نبوت ہوئیں۔

1۔ ختم نبوت مرتبی اور

2۔ ختم نبوت زمانی ہمارے نزدیک دونوں قسم کی ختم نبوت پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔

ایک دوسری طرح دیکھتے ہیں: ایک نقطہ ہوتا ہے اور اسے مرکز دائرہ بھی کہتے ہیں اور ایک اس کے گرد دائرہ ہوتا ہے۔ اب دائرہ کا اس مرکز سے پورا تعلق ہوتا ہے اور دائرہ اسی مرکز کی وجہ سے بنتا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مرکز نبوت ہے اور باقی انبیاء دائرہ نبوت ہیں۔ مرکز نہ ہو تو دائرہ کہاں تو یہ دائرہ اسی مرکز کی وجہ سے ہوتا ہے تو تمام انبیاء کو نبوت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ملی اور سارے انبیاء کا سلسلہ نبوت آکر آپ علیہ السلام پر ختم ہو جاتا ہے اور اللہ نے شان و مرتبہ و مقام و منصب کو بھی آپ پر ہی ختم فرما دیا۔ تو اسی کو ختم نبوت مرتبی کہتے ہیں۔

القصہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں قسم کی ختم نبوت حاصل ہیں۔ قادیانی صرف ایک مانتے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم ختم نبوت مرتبی مانتے اور یہ مسلمان صرف ختم نبوت زمانی مانتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی حکمت دیکھیے کہ قادیانی سے برسوں پہلے خدا نے مولانا نانوتوی کو پیدا کیا اور ان سے یہ جواب دلوادیا کہ ہم دونوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ تو قادیانیوں کا منہ بند کر دیا۔

اس بات کو دوبارہ ذہن نشین فرمالیں کہ مولانا نانوتوی نے یہ نہیں فرمایا کہ آخر میں آنے میں کوئی فضیلت نہیں بلکہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ آخر میں آنے میں بالذات فضیلت نہیں یعنی بالعرض تو فضیلت ہے وہ ہم عرض کر چکے ہیں۔

ماخوذ ازمناظرے مباحثے بتغیر یسیر

اب دیکھیے اصل عبارات کو: اگر آپ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی بالفرض نبی موجود ہو۔ تو بھی ختم نبوت میں فرق نہیں پڑتا تو اس سے مراد حجۃ الاسلام کی یہ ہے کہ خاتمیت مرتبی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

کیونکہ یہ تو آپ کو شروع ہی سے حاصل تھی اور دیگر انبیاء تشریف لاتے رہے تو فرق نہ پڑا اب اگر بالفرض والمحال کوئی نبی آجائے تو کیسے فرق پڑے۔ سوال ہو گا کہ خاتم زمانی میں تو فرق پڑے گا۔ جواب یہ ہے کہ بالکل پڑے گا اسی لیے توجۃ الاسلام نے بالفرض و اگر جیسے لفظ استعمال کیے ہیں کہ ایسا ہو نہیں سکتا کہ آپ علیہ السلام کے بعد کوئی نیا نبی آئے یہ عبارت تو صرف خاتمیت مرتبی کو ہی سامنے رکھتے ہوئے حضرت نے فرمائی ہے۔ اگر نبی کے آنے کو جائز مانتے ہوتے تو حضرت فرض کیوں کرتے اور یہ بات تو فاضل بریلوی بھی لکھتا ہے کہ فرض محالات جائز ہے۔

اللہ جھوٹ سے پاک ہے ص139

تو اعتراض کیوں؟ باقی زمانی ختم نبوت کا خیال کر کے اسے محال سمجھا کہ آپ کے بعد کوئی نبی آئے تبھی تو فرض کیا۔ جیسے پیچھے گزر چکا ہے کہ بریلویوں نے لکھا ہے اگر مرزا قادیانی نبی ہوتا تو سیدنا ابراہیم کی اولاد سے ہوتا۔ تو جیسے یہ اگر کہنے سے نبی بن نہیں گیا یہاں بھی اگر اور بالفرض کہنے سے نئے نبی کے آنے کو ممکن نہیں مانا جارہا بلکہ محال ہی مانا جارہا ہے کیونکہ محال کو ہی فرض کیا جاتا ہے نہ ممکن کو۔ بعض لوگ یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ خاتم زمانی کو خاتم مرتبی کے لیے لازم مانتے ہو جب نیا نبی آجائے خاتم زمانی ٹوٹ گیا اور جب وہ نہ رہا تو ملزوم بھی نہ رہا۔

تو جواباً عرض ہے کہ اسی لیے توجۃ الاسلام نے اگر اور بالفرض کہا یعنی ایسا ہونا محال ہے نا کہ ممکن، اور محال کو فرض کرنا جرم نہیں۔ جیسا کہ قرآن مقدس میں بھی محالات کو فرض کیا گیا ہے۔ جیسے اگر رحمن کا بیٹا ہوتا...الخ، اور اگر زمین و آسمان میں دو خدا ہوتے الخ...ایک اور بات حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی ختم نبوت زمانی کے

قائل ہیں اور منکر کو کافر کہتے ہیں دیکھیے۔

شیخ العرب والعجم حضرت مدنی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم زمانی ہونے کی پانچ دلیلیں ذکر فرمارہے ہیں۔ تین دلیلیں قرآن سے ایک حدیث سے اور ایک اجماع اُمت سے آیت قرآنی اس بارے میں: ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں لفظ "خاتم النبیین" یا تو عام مانا جائے کہ اس کے دو افراد ہوں ایک خاتم مرتبی اور دوسرا خاتم زمانی اور لفظ خاتم کا دونوں پر اطلاق اس طرح کیا جاتا ہے جیسے کہ مشترک معنوی اپنے متعدد افراد پر اطلاق کیا جاتا ہے۔ (جیسے لفظ عین کئی معنوں میں مشترک ہے۔ ہر ایک پر برابری کے ساتھ بولا جاتا ہے) پس اس دلیل سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہر دو وصف اس آیت سے ثابت ہوں گے۔ (اور یہ دلالت مطابقی ہے کہ لفظ اپنے موضوع لہٗ پر دلالت کرے۔)

یہ دلیل اول کی اجمالاً تقریر ہوئی اور دلیل ثانی کی تقریر یہ ہے کہ لفظ خاتم کے معنی حقیقی خاتمیت مرتبی کے لیے جاویں اور خاتمیت زمانی معنی حقیقی نہ ہوں بلکہ مجازی ہوں لیکن آیت میں مراد ایسے معنی ہوں کہ جو معنی حقیقی اور مجازی دونوں کو شامل ہوں بطریق عموم مجاز کے اس صورت میں ہر دو وصف کا ثبوت آپ کی ذات پاک کے لیے ظاہر ہے اور دلیل ثالث یہ ہے کہ معنی حقیقی خاتم کے خاتمیت مرتبی کے ہیں لیکن خاتمیت مرتبی کو خاتمیت زمانی لازم ہے۔ (تاکہ نسخ الاعلی بالادنی لازم نہ آئے اسی لیے یہ ختم زمانی ختم مرتبی کو لازم ہے۔)

اس لیے بدلالت التزامی خاتمیت زمانی پر دلالت کرے گی اور اس آیت سے خاتمیت مرتبی اور زمانی کا ثبوت لازم آئے گا دلیل چہارم یہ کہ احادیث متواتر سے ثابت ہو گیا کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا اس لیے ثبوت خاتمیت زمانی کا ضرور ہو گا اور منکر اس کا اسی طرح کافر ہو جیسے کہ منکر احادیث متواتر کا لیکن ان احادیث کا تواتر لفظی نہیں تواتر معنوی ہے دلیل پنجم یہ ہے کہ اجماع اُمت کا منعقد ہو گیا ہے کہ آنجناب علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم الانبیاء زماناً ہیں اور اقرار اجماع کا کرنا ضروری اور منکر اس کا کافر ہے۔

الشہاب الثاقب ص 73، 74

ص435 پر یہ جعلی خط ہے اس کے نیچے بھی خواجہ صاحب کے دستخط دیکھ لیں اور خواجہ صاحب کے اصلی دستخط بھی دیکھ لیں اگر آپ کے پاس نہ ہوں۔ تو ہم پیش کر دیں گے۔ خدا شاہد ہے وہ دونوں نہیں ملتے۔ بخاری صاحب نقل کے لیے عقل کی ضرورت ہوتی ہے۔

دلیل دوسری یہ ہے کہ آپ کے گھر سے جو جعلی فتویٰ چھپا ہے۔ خواجہ صاحب کے طرف منسوب ہو کر اس میں یہ لکھا ہے۔

فقیر (قمر الدین) کے پاس ایک استفتاء پہنچا کہ زید یہ کہتا ہے کہ خاتم النبیین کے معنی صرف آخری نبی اگر نہ بھی لیا جائے بلکہ یہ معنی بھی کر لیا جائے کہ تمام انبیاء کرام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و فیوض سے مقتبس ہیں تو نہایت مناسب ہو گا کیا زید پر فتویٰ کفر لگایا جا سکتا ہے یا نہ؟

جواب میں لکھا کہ: اس قول پر زید کو کافر نہ کہا جائے گا بعد میں سنا گیا کہ بعض علماء اہل سنت نے فقیر کے اس فتویٰ کو اس وجہ سے ناپسند کیا ہے کہ مولوی قاسم نانوتوی کے رسالہ تحذیر الناس کی اس نوعیت کی عبارت پر علماء و اہل سنت نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

ختم نبوت اور تحذیر الناس ص434

اس سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

1۔ خاتم النبیین کے معنی میں تخصیص و تاویل کرنے والے کے کفر میں شک کرنے والا تبسم صاحب آپ کے اصول سے کافر ہے۔ جیسا کہ آپ اپنی کتاب کے ص23 پر لکھ آئے ہیں تو خواجہ صاحب آپ کے فتوے کی رو سے کافر ہیں کیونکہ وہ تاویل کرنے والے کو کافر نہیں کہہ رہے۔

HussamUlHaramainK...

خیانات احمد رضا

فاضل بریلوی نے عبارتوں کو نقل کرنے میں خیانت سے کام لیا۔

خیانت نمبر 1:

1۔ تین عبارتوں کو ایک بنادیا مثلاً عربی عبارت جو بنائی وہ یہ ہے:

و لو فرض فی زمنه صلی الله علیه وسلم بل لوحدث بعده صلی الله علیه وسلم نبی جدید لم یخل ذالك بخاتمیته و انما یتخیل العوام انه صلی الله علیه وسلم خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین مع انه لا فضل فیه اصلا عند اهل الفهم

حسام الحرمین عربی اردو، ص19

ولو فرض فی زمنه صلی الله علیه وسلم (ایک ٹکڑا)، بل لوحدث بعده صلی الله علیه وسلم نبی جدید لم و یخل ذالك بخاتمیته (دوسرا ٹکڑا)، و انما یتخیل العوام سے آخر تک۔ (تیسرا ٹکڑا)

پہلا ٹکڑا: تحذیر الناس کے ص 14 کا ہے۔ اس کے شروع اور آخر سے عبارت کو کاٹ دیا۔

دوسرا ٹکڑا: ص 28 کا اس کے ساتھ بھی یہی حشر کیا۔ پھر ص 3 کا ٹکڑا لے آئے اور اس کے ساتھ بھی یہی حشر کیا۔

ہمارا سوال ہے بریلوی ملاؤں سے اگر تمہارے بقول تینوں ٹکڑے کفر تھے تو یہ بتاؤ کہ سیاق وسباق کے کاٹنے کی ضرورت کیا تھی اور عبارات میں تقدیم و تاخیر کہ پہلے والی عبارت کو آخر میں لانے اور آخر والی عبارت کو درمیان میں لانے کی اور درمیان والی عبارت کو شروع میں لانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ اس سے معلوم ہوتا

کو کاٹ کرنا انصافی کر کے ہمارے بنیادی مقصد کو چھپا کر تحکم اور سینہ زوری سے ہماری عبارات کا مطلب گھڑا ہے ہم اس گھڑنتو مطلب سے بری ہیں۔ اگر سیالوی صاحب اس طرح کافر نہیں تو ہم کیوں؟

خیانت نمبر2:

مرزا قادیانی کے اقوال نقل کر کے آگے لکھا ہے منہم الوہابیہ (حسام الحرمین) یعنی یہ وہابیہ مرزائیوں سے ہیں حالانکہ دنیا جانتی ہے یہ مرزائی نہ تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ فتویٰ ہمارے اکابر کو مرزائی بتلا کر لیا گیا ہے اس لیے اس فتوے کی کوئی حیثیت نہیں

خیانت نمبر3:

حسام الحرمین میں عبارات عربی بنائیں گی جبکہ ہماری کتب اردو میں تھیں حالانکہ حرمین شریفین کے علماء اُردو نہ جانتے تھے۔ اوربقول بریلویہ کے محض مخالف کے بیان پر اعتماد کرتے ہوئے بلا تحقیق فیصلہ صادر کر دینا نہ تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول و پسندیدہ ہے اور نہ ہی اسے اہل علم و دانش قبول کر سکتے ہیں۔

البریلویہ کا تحقیقی جائزہ ص62

تو حرمین کے علماء نے فاضل بریلوی پر اعتماد کر کے یہ فتویٰ دیا جو فاضل بریلوی نے ان کی طرف منسوب کیا حقیقت اللہ بہتر جانتا ہے۔ تو یہ فتویٰ دینا نہ خدا کو پسند ہے نہ ہی اہل علم و دانش کو بلکہ چند بریلوی بھیڑوں کو ہی یہ اچھا لگا ہے۔ القصہ وہ علماء حرمین اُردو نہ جانتے تھے۔

صاحبزادہ حمید الدین سیالوی نے ایک خط حکومت سعودیہ کو اس وقت لکھا

کر مراد لینا سراسر جہالت ہے۔

میٹھی میٹھی سنتیں اور دعوت اسلامی ص74

مولوی اشرف سیالوی جو بریلوی ملت کے مناظر اعظم اور قائد ہیں وہ لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ صحیح سوچ اور فکر نصیب فرمائے اور مقصودِ متکلم بھی سمجھنے کی توفیق بخشے۔

تحقیقات ص62

معلوم ہوا متکلم کی مراد نہ سمجھنا الٹی سوچ و فکر ہے جو فاضل بریلوی اور دیگر بریلوی علماء میں ہے۔

ایک بات ضمناً عرض کرتا جاؤں گا۔ اسماء الرجال میں جرح اس آدمی کی لی جاتی ہے۔ جو متشدد نہ ہو گا۔ اگر متشدد ہو گا تو اس کی جرح کو کوئی نہیں دیکھتا۔ بریلوی حضرات نے خود تسلیم کیا ہے کہ وہ فاضل بریلوی متشدد تھے۔ دیکھیے لکھتے ہیں:

فاضل بریلوی کی طبیعت کی شدت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے علامہ اقبال نے مزید فرمایا اگر یہ چیز درمیان میں نہ ہوتی تو اس دور کے ابو حنیفہ کہلا سکتے تھے۔

ملفوظات ص6، مشتاق بک کارنر لاہور

یعنی متشدد قسم کے آدمی تھے۔ اور مولوی حشمت علی کے بارے میں بریلوی مفتی اعظم لکھتے ہیں۔

مولانا حشمت علی صاحب کا اسم گرامی سننے کے ساتھ ایک عرصہ سے ان کچھ اوصاف بھی سنتا رہا ہوں کہ اپنے کو بریلوی کہتے ہیں اور مزاج میں نہایت درجہ تشدد ہے۔

فتاویٰ مظہریہ ص71

ایک نے حسام الحرمین لکھی دوسرے نے الصوارم الہندیہ لکھی تو ان متشدد

میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔

تحذیر الناس ص3

مگر عربی میں ترجمہ کرتے وقت یوں لکھا گیا: انہ لا فضل فیہ اصلاً عند اھل الفہم بالذات کا ترجمہ ہی نہیں کیا گیا۔

اب بریلوی کہتے ہیں بالذات کا ترجمہ لفظ اصلاً میں آگیا تو پھر جواباً عرض یہ ہے کہ اصلاً کا مطلب یہ بنتا ہے کہ بالکل کوئی فضیلت ہی نہیں نہ ذاتی نہ عرضی جو کہ متکلم کے الفاظ و معانی و مراد کے بالکل خلاف ہے کیونکہ متکلم بالعرض فضیلت کا قائل ہے۔ بہر کیف یہ فاضل بریلوی کی خیانات اور دجل و فریب کا مجموعہ ہے۔

بریلویوں کو یہ تو ماننا پڑے گا اس نے دھوکہ دہی و خیانت سے کام لیا ہے باقی بحث بعد کی بات ہے اور جب حسام الحرمین کذبات، خیانات، دھوکہ جات کا مجموعہ ہو تو پھر اس کا جواب دینے کی ضرورت بھی باقی نہ رہے گی۔ مگر منہ بند کرنے کی غرض سے ہم آگے بھی کلام کرتے ہیں۔

بریلویوں سے دو سوال:

مفتی احمد یار نعیمی گجراتی صاحب کی سنئے وہ فرماتے ہیں:

1۔ جو کوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا امکان بھی مانے وہ بھی کافر ہے۔

علم القرآن ص97

ایک جگہ لکھتے ہیں: حضور علیہ السلام کے بعد کسی نئے نبی کا آنا جائز یا ممکن مانے وہ مرتد ہے۔

شان حبیب الرحمن ص107

جبکہ بریلوی فقیہہ ملت کے فتاویٰ فیض الرسول میں ہے: بے شک سرکار اقدس آخر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا شرعاً محال اور عقلاً ممکن بالذات ہے۔

فتاویٰ فیض الرسول ج1، ص9

اب بتایا جائے کہ یہ فقیہہ ملت مرتد و کافر ہوا یا نہ؟

سوال نمبر2: غلام نصیر الدین سیالوی لکھتے ہیں: وہ (ملا علی قاری) مرقاۃ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں۔ بعدالعلم بخاتمیتہ علیہ السلام لایجوز الفرض و التقدیر ایضاً یہ جاننے کے بعد کہ حضور علیہ السلام خاتم النبیین ہیں فرض اور تقدیر کے طور پر کسی نبی کے آنے کا قول کرنا جائز نہیں۔

عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ ج1۔ ص202

جبکہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں: یہ قول کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاکؓ نبی ہوتے اگرچہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح و جائز اطلاق ہے۔

عرفان شریعت۔ ص84

مفتی یار احمد نعیمی لکھتے ہیں: اگر قادیانی نبی ہوتا تو آج کل سائنس کا دور ہے اسے ایسی ایجادات عطا ہوتی جو ان تمام ایجادوں سے اعلیٰ ہوتی۔

تفسیرنور العرفان پارہ نمبر 7، سورۃ مائدہ آیت نمبر110

آگے لکھتے ہیں: اگر قادیانی نبی ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ہوتا۔

تفسیر نور العرفان پارہ نمبر7، سورۃ الانعام، آیت نمبر84

آگے لکھتے ہیں: اگر قادیانی نبی ہوتا تو وہ دنیا میں کسی کا شاگرد نہ ہوتا۔

تفسیر نور العرفان، پارہ نمبر7، سورۃ الانعام، آیت نمبر83

ایک جگہ لکھتے ہیں: اگر مرزا قادیانی نبی ہوتا تو پٹھانوں کے خوف سے حج جیسے فریضہ

الدولتہ المکیہ کے جواب میں شائع ہوئی جس میں انہوں نے اپنے عقائد نظریات کی وضاحت کی ہے ایک نہایت ہی مفید کتاب ہے۔

اتحاد بین المسلمین ص115

اب آیئے اس میں دیکھتے ہیں کہ کیا لکھا ہے: اور آئندہ بھی ہم اس کتاب میں اسی المہند علی المفند سے دلیل لائیں گے چونکہ یہ بریلویوں کے ہاں بھی مستند ہے۔

خاتمیت ایک جنس ہے جس کے تحت دو نوع داخل ہیں ایک خاتمیت باعتبار زمانہ وہ یہ ہے کہ آپ کی نبوت کا زمانہ تمام انبیاء کی نبوت کے زمانہ سے متاخر ہے اور بحیثیت زمانہ کے سب کی نبوت کے خاتم ہیں اور دوسری نوع خاتمیت باعتبار ذات جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہی کی نبوت ہے جس پر تمام انبیاء کی نبوت ختم و منتہیٰ ہوئی اور جیسا کہ آپ خاتم النبیین ہیں باعتبار زمانہ اسی طرح آپ خاتم النبیین ہیں بالذات کیونکہ ہر وہ شے جو بالعرض ہو ختم ہوتی ہے۔ اس پر جو بالذات ہو اس سے آگے سلسلہ نہیں چلتا اور جبکہ آپ کی نبوت بالذات ہے اور تمام انبیاء کی نبوت بالعرض اس لیے کہ سارے انبیاء کی نبوت آپ کی نبوت کے واسطہ سے ہے اور آپ ہی فرد اکمل و یگانہ اور دائرہ رسالت و نبوت کے واسطہ ہیں پس آپ خاتم النبیین ہوئے ذاتاً بھی اور زماناً بھی اور آپ کی خاتمیت صرف زمانہ کے اعتبار سے نہیں اس لیے کہ یہ کوئی بڑی فضیلت نہیں کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابقین کے زمانہ سے پیچھے ہے بلکہ کامل سرداری اور غایت رفعت اور انتہا درجہ کا شرف اسی وقت ثابت ہو گا جبکہ آپ کی خاتمیت ذات اور زمانہ دونوں اعتبار سے ہو ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم الانبیاء ہونے سے آپ کی سیادت و رفعت نہ مرتبہ کمال کو پہنچے گی اور نہ آپ کو جامعیت و فضل

حرمین شریفین وازہر دمشق کے سارے علماء کرام پر ہی فتویٰ لگے گا اگر یہ درست ہیں تو تبسم بخاری اور کاظمی، غلام نصیر الدین سیالوی ان کو کفر و بے دینی کہہ کر خود کافر بے دین ہوتے ہیں۔

کیونکہ تبسم صاحب نے اپنی کتاب ختم نبوت اور تحذیر الناس کے ص 23 پر لکھا ہے کہ خاتم النبیین کا معنی صرف آخری نبی ہے اس میں تخصیص و تاویل کرنا کفر ہے۔ ملخصاً

اور دوسری جگہ لکھتے ہیں: بالذات اور بالعرض کی تقسیم سرے سے باطل ہے۔

ختم نبوت ص189

ایک جگہ لکھتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بالذات اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی نبوت ورسالت کو محض بالعرض اور مجازی نبوت ورسالت قرار دینا ہے۔ قرآن مجید میں تحریف معنوی اور انبیاء کی نبوت کا انکار صریح ہے۔

ختم نبوت ص197

ایک جگہ لکھتے ہیں: نبوت میں ذاتی اور عرضی کی تفریق قرآن مجید کی متعدد آیات کے خلاف ہے۔

ختم نبوت ص 197

وغیرھا عبارات اس پر دلالت کرتی ہیں۔

بریلویوں کے نزدیک جو جرم حجۃ الاسلام نے کیے وہی ان حرمین شریفین اور مصر و دمشق کے علماء نے بھی کیے۔ اگر حجۃ الاسلام کی تکفیر اس بناء پر کی جاتی ہے۔ تو یہ حرمین شریفین و دیگر اکابر علماء بریلی کی تکفیری مشین گن سے کیا محفوظ رہے؟

اللہ تمام مسلمان کو محفوظ رکھے۔

قارئین ذی وقار! ان عبارات پر جو کلام ہماری سمجھ میں ہونا چاہیئے تھا اور جن کی ضرورت تھی وہ ہم نے سب ہی نقل کر دیا۔ ضرورت پڑی تو مزید عرض کیا جائے گا۔

الزام بر قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی:

قطب الارشاد گنگوہی پر فاضل بریلوی نے یہ الزام لگایا کہ: اس نے یہ افتراء باندھا کہ اللہ کا جھوٹا ہونا بھی ممکن ہے۔

حسام الحرمین ص14

آگے لکھتا ہے: ظلم و گمراہی میں یہاں تک بڑھا کہ اپنے فتوے میں جو اس کا مہری دستخطی میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا جو بمبئی وغیرہ میں بارہا مع رد کے چھپا صاف لکھ دیا کہ جو اللہ سبحانہ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ معاذ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اس سے صادر ہو چکا تو اسے کفر بالائے طاق گمراہی درکنار فاسق بھی نہ کہو۔۔۔الخ

حسام الحرمین ص15

الجواب: ہم بریلویوں سے گزارش کرتے ہیں کہ ہمیں بھی وہ قلمی فتوی دکھاؤ کہ کہاں ہے یہ فاضل بریلوی کا اتنا بڑا جھوٹ ہے جو شاید کسی پنڈت سے تو امید ہو سکتی ہے۔ مسلمان سے نہیں۔

قطب الارشاد کی اپنی تحریر ملاحظہ فرمائیں: ذات پاک حق جل جلالہ کی پاک و منزہ ہے۔ اس سے کہ متصف بصفت کذب کیا جاوے معاذ اللہ اس کے کلام میں ہرگز ہرگز شائبہ کذب کا نہیں: قال اللہ تعالیٰ و من اصدق من اللہ قیلا

انکشاف حق ص210

یعنی چاند کے دیکھنے کے بارے میں کسی کے خط اور تحریر پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ہو سکتا ہے کسی اور نے لکھی ہو کیونکہ تحریر میں آدمیوں کی بعض دفعہ لکھائی مل بھی جاتی ہیں یعنی یہ ہو سکتا ہے لکھی کسی نے ہو اور نام کسی کے لگائی ہو۔

جب چاند دیکھنے کے معاملے میں کسی کی تحریر جو موصول ہو اس پر فیصلہ نہیں ہو سکتا تو اتنے بڑے تکفیر کے مسئلے میں کیونکر کسی کی تحریر پر تکفیر ہو ہاں اگر صاحب تحریر قبول کرے کہ یہ میری تحریر، پھر بات اور ہے جب حضرت گنگوہی خود کہہ رہے ہیں کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے بری ہے۔ تو پھر کیونکر یہ بات ان کے ذمے لگائی جائے۔ ہداہم اللہ۔

اور یہ بات فاضل بریلوی نے بھی کہی ہے کہ: خط خود کب معتبر تمام کتابوں میں تصریح ہے کہ الخط لا یشبہ الخط او الخط لا یعمل بہ۔

ملفوظات ص203

یعنی خط معتبر نہیں۔ اس کو بنیاد بنا کر عمل نہیں کیا جائے گا تو فاضل بریلوی نے خود عمل کیوں کیا؟

مسئلہ عموم قدرت باری اور اہل السنۃ دیوبند

اس مسئلہ میں اکابرین اہل السنۃ دیوبند کا نظریہ ہماری مستند کتاب المہند علی المفند میں فخر المحدثین وبدر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے یوں لکھا: ہمارے اور ہندی منطقیوں و بدعتیوں کے درمیان اس مسئلہ میں نزاع ہے کہ حق تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا یا خبر دی یا ارادہ کیا۔ اس کے خلاف پر اس کو قدرت ہے یا نہیں سو وہ یوں کہتے ہیں کہ ان باتوں کا خلاف اس کی قدرت قدیمہ سے خارج ہے اور عقلاً محال ہے ان کا مقدور خدا ہونا ممکن ہی نہیں اور حق تعالیٰ پر واجب ہے کہ وعدہ اور خبر کو ارادہ اور علم کے مطابق کرے اور ہم یوں کہتے ہیں ان جیسے افعال یقیناً قدرت میں داخل ہیں البتہ اہل السنۃ والجماعت اشاعرہ وماتریدیہ سب کے نزدیک ان کا وقوع جائز نہیں ماتریدیہ کے نزدیک نہ شرعاً جائز اور نہ عقلاً اور اشاعرہ کے نزدیک صرف شرعاً جائز نہیں۔

المہند علی المفند ص 76،77 سوال و جواب نمبر 25

ہماری بات کو حرمین شریفین اور مصر و دمشق کے تقریباً 46 علماء نے درست قرار دیا ہے اور یہی ہمارا اور اہل بدعت کا اصل نقطہ اختلاف ہے۔ اہل بدعۃ حضرت کے نزدیک ہمارا نظریہ جو عرب و عجم کا مصدقہ ہے کفریہ ہے دیکھیے:

1۔ بریلویوں کے مفتی اعظم مفتی احمد یار نعیمی گجراتی لکھتے ہیں: جو یوں کہے کہ رب قادر ہے کہ ولیوں کو دوزخ میں ڈال دے وہ قادر ہے کہ ابو جہل کو جنت میں بھیج دے وہ رب کی حمد نہیں کر رہا بلکہ کفر بک رہا ہے۔

تفسیر نعیمی ج7، سورۃ انعام آیت نمبر 65

2۔ مناظر بریلویہ جناب مولوی اجمل شاہ صاحب لکھتے ہیں: حضرت نعمانی کے اس قول کا رد کر کے "اہلسنت کا یہ عقیدہ ہے کہ جو خبر اس نے اپنے کلام ازلی میں دی ہو اس کے خلاف کرنے سے وہ عاجز نہیں سکتا۔" (یہاں تک حضرت نعمانی کا ارشاد تھا) اس کے یہی تو معنی ہوئے کہ وہ کلام جھوٹا ہو سکتا ہے اس کی خبریں غلط ہو سکتی ہیں یہ شائبہ کذب ہوا یا نہیں ہوا ضرور ہوا تو صاحب سیف یمانی اپنے قول سے کافر و ملعون ہوا اور اس کے تمام وہ اکابر جن سے یہ عقیدہ لیا ہے وہ بھی اسی حکم میں داخل ہوئے۔

رد سیف یمانی ص201

اجمل شاہ صاحب ذرا کان کھول کر سینیے گا ہمارا جو نظریہ ہے جس کو آپ کفر قرار دے رہے ہیں۔ یہی نظریہ پیران پیر روشن ضمیر محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے وہ لکھتے ہیں:

اگر وہ (فرضاً) انبیاء کرام و صالحین میں سے کسی کو دوزخ میں داخل کر دے تب بھی وہ عادل ہے اور یہ اس کی حجت بالغہ ہو گی ہم پر تو یہی واجب ہے کہ ہم کہیں معاملہ و حکم سچا ہے اور ہم چوں چرا نہ کریں۔ ایسا ہو سکتا ہے اور ممکن ہے اور اگر ہو گا تو حق بجانب ہو گا اور سراپا انصاف ہو گا یہ ایسی بات ہے جو ہو گی نہیں اور نہ اس میں سے کوئی بات کرے گا۔

الفتح الربانی عربی أردو، مجلس نمبر 61، ص584 فرید بکسٹال لاہور

کیوں بریلوی صاحب کیا اگر ہمارا نظریہ اور ہمارے اکابر غلط اور اسی بنیاد پر ہماری تکفیر ہے۔ تو ہم نے یہ نظریہ پیران پیر سے لیا ہے۔ اب فتویٰ دیکھتے ہیں کہاں لگتا ہے اور یہی بات آپ کے گھر میں بھی مل جائے گی تو ماننا پڑے گا کہ بریلوی فتویٰ

تکفیر کی زد میں بریلوی خود پھنس گئے۔

1۔ بریلوی فقیہ ملت لکھتے ہیں: بے شک مغفرت مشرکین تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔

فتاویٰ فیض الرسول ج1 ص2)مصدقہ منشا تابش قصوری

2۔ کاظمی صاحب لکھتے ہیں: نیکوں کو دوزخ میں ڈالنا یا بالعکس اس میں ہمارا کلام نہیں۔

مقالات کاظمی ج2، ص240،241

یعنی خدا تعالیٰ کی قدرت میں یہ بات داخل ہے۔

3۔ بریلویوں کا بڑا علامہ غلام رسول سعیدی کہتا ہے: اگر وہ تمام کفار پر انعام فرمائے اور ان کو جنت میں داخل کر دے تو وہ اس کا مالک ہے۔ (یعنی کر سکتا ہے) لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے اور اس کی خبر صادق ہوتی ہے کہ وہ ایسا نہیں کرے گا۔

شرح مسلم ج7، ص653

شرح مسلم کی تصدیق کرنے والے بریلوی علماء

1۔ سید محمود احمد رضوی دار العلوم حزب احناف لاہور

2۔ مولوی عبد الحکیم سرف قادری جامعہ نظامیہ لاہور

3۔ مفتی محمد نظام الدین مفتی جامعہ اشرفیہ مبارک پور

4۔ علامہ محب اللہ نوری شیخ الحدیث دار العلوم حنفیہ فرید پور بصیر پور

5۔ علامہ اشرف سیالوی شیخ الحدیث سیال شریف

6۔ مفتی ڈاکٹر شجاعت علی قادری

7۔ علامہ سعادت علی قادری ہالینڈ

قیاس کر کے کیوں نالائق بات کہی اُلٹا بریلویوں نے ہمیں کوسنا شروع کر دیا۔

اب مولوی اشرف سیالوی کی سینیے وہ لکھتے ہیں: انبیاء و اولیاء کو اصنام و اوثان پر قیاس کرنا اور ان کے متبعین اور اطاعت گزاروں کو بت پرستوں پر قیاس کرنا یہ خالص خارجیت ہے اور مخلوقات میں بدترین مخلوق ہونے کی دلیل۔

گلشن توحید و رسالت ص139، ج2

جب بتوں پر قیاس کرنا خارجیت اور بدترین مخلوق ہونے کی دلیل ہے تو شیطان پر قیاس کرنا اور وہ بھی انبیاء علیہم السلام کو بدرجہ اولی بدترین مخلوق ہونے کی دلیل ہے۔

دوسری جگہ یہی مولوی صاحب لکھتے ہیں: اوثان پر اللہ تعالیٰ کے تقرب اور فضل کے وسائل و ذرائع کو قیاس کرنا سراسر محرومی اور بدنصیبی ہے اور بے دینی و الحاد اور منصب نبوت و رسالت کی توہین و تحقیر ہے۔

گلشن توحید و رسالت ص 164، ج2

یعنی انبیاء و اولیاء کو بتوں پر قیاس کرنا۔ بدنصیبی محرومی بے دینی الحاد و منصب نبوت و رسالت کی توہین و تحقیر ہے تو معلوم ہو گیا کہ شیطان تو ان بتوں سے بھی گیا گزرا ہے۔ اس پر قیاس کرنا بڑا جرم ہو گا۔

مفتی حنیف قریشی صاحب کہتے ہیں:

جانوروں کے ساتھ کسی جنس کا ذکر کیا جائے تو یہ اس جنس کی توہین ہے۔

مناظرہ گستاخ کون ص54

توکیا شیطان پر قیاس کیا جائے تو یہ درست مانو گے۔

مفتی احمد یار نعیمی لکھتا ہے: حضور کی شان میں ہلکے لفظ استعمال کرنے ہلکی

مثالیں دینا کفر ہے۔

نور العرفان ص345، کتب خانہ نعیمی لاہور

اس سے گھٹیا مثال کیا ہو گی کہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان پر قیاس کیا جائے۔ القصہ یہ بریلوی اصول کی روشنی میں رامپوری اور احمد رضا نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی۔ مگر ہم بریلویوں پر حیران ہیں کہ ان کو تو کچھ نہ کہا اور جس آدمی نے اس کو نالائق حرکت قرار دیا ہے۔ اس کو گستاخ رسول کہنا شروع کر دیا۔ اصل عبارت پر گفتگو شروع کرنے سے پہلے چند باتیں ذہن میں رکھیں۔

1۔ عقائد قیاس سے ثابت نہیں ہوتے۔

2۔ ہم اہل حق اہلسنت شیطان لعین کے دائرہ کار کا علم جو اس کی گندی سوچ پر مشتمل ہے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نہیں مانتے۔

3۔ ملک الموت کی معلومات کہ فلاں کی روح قبض کرنی ہے اور فلاں کی وغیرہ معلومات ملک الموت کی نبی پاک علیہ السلام کو حاجت ہی کیا ہے۔

4۔ اللہ تعالیٰ نے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے شایان شان تمام باتیں بتا دی ہیں۔

5۔ اگر کوئی کہے رقص وغیرہ کا علم فاضل بریلوی کو نہیں لہٰذا فاضل بریلوی صاحب کا علم رقاصہ اور سینما والے سے کم ہے تو بریلوی کہیں گے کہ یہ غلط ہے بلکہ ان کی نسبت ہی بریلوی حضرات فاضل بریلوی کی طرف کرنا توہین سمجھیں گے۔

6۔ اور دنیا کی بعض باتیں جو علم دین سے متعلق نہیں ان کو اگر انبیاء نہ جانیں تو یہ ان کے لیے عیب نہیں۔

ملک الموت کے دائرہ کار کی بات ہو رہی ہے۔

3۔ نصوص قطعیہ میں تو ایسے علوم کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے لائق نہیں کہا گیا ہے جیسے شعر گوئی وغیرہ اس لیے شیطانی سوچ وفکر پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو محیط ماننا نصوص قطعیہ کا رد ہے۔

4۔ اور مولانا کے یہ الفاظ کہ "یہ وسعت یہ اس بات پر مشیر ہے کہ ان ملک الموت اور شیطان کے دائرہ کار کی بات ہو رہی ہے نہ کہ مطلق اور جمیع علوم کی۔

5۔ یہ بات کہ شیطان کے دائرہ کار کا علم نبی کو ہوتا ہے ہمیں مسلم نہیں بریلویوں کو مسلم ہے۔ مثلاً جاء الحق میں مفتی احمد یار نعیمی نے لکھا ہے۔ حضور علیہ السلام کو تمام جہان والوں کا علم دیا گیا اور جہان والوں میں شیطان بھی شامل ہے۔

جاء الحق ص77

اس لیے بریلویوں کو تکلیف ہے کہ یہ گستاخی ہے ہم کہتے ہیں ان گندی باتوں کا علم ماننا گستاخی ہے نہ کہ انکار۔ اس لیے کہ آپ کے جید عالم مولوی اللہ دتہ صاحب لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو وہ امور غیبیہ جن کا علم ان کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ ان کا علم عطا فرماتا ہے اور کسی کے لیے غیر ضروری معلومات مہیا کرنا حکیم اور علیم کی شان نہیں۔

تنویر الخواطر ص48

آپ کی معتبر کتاب روضۃ القیومیہ میں ہے ہزارہا علوم و معارف اس قسم کے ہیں کہ انہیں انبیاء سے منسوب کرنے سے عار آتی ہے۔

ج1۔ ص160

4۔ اب آپ بتائیں کہ بریلوی حضرات شیطان کے علم کو انبیاء سے زیادہ مانتے ہیں یا کم۔ مگر بدنامی کے ڈر سے یہ جرم ہم پر دھر دیا۔ وہ مثل مشہور ہے کسی علاقہ میں ناک کٹے کو حرامی کہتے ہیں۔ وہاں ایک ناک کٹا آگیا اس کو جب یہ معلوم ہوا تو جو آدمی اس کے پاس آتا اس کو حرامی کہتا۔ حالانکہ وہ ناک والے ہوتے تھے صرف اس لیے کہ یہ مجھے نہ کہیں میں پہلے ہی کہہ کے ان منہ بند کردوں۔

ہم آخر میں اپنا نقطہ نظر المہند علی المفند سے عرض کر دیتے ہیں۔ جو عرب و عجم کی مصدقہ ہے۔

سوال: کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ ملعون شیطان کا علم سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے زیادہ اور مطلقاً وسیع تر ہے اور کیا یہ مضمون تم نے اپنی کسی تصنیف میں لکھا ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہو اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: اس مسئلہ کو ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام کا علم حکم و اسرار وغیرہ کے متعلق مطلقاً تمامی مخلوقات سے زیادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلم ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات اس شخص کے کافر ہونے کے فتویٰ دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں پایا جا سکتا ہے ہاں کسی جزئی حادثہ حقیر کا حضرت کو اس لیے معلوم نہ ہونا کہ آپ نے اس کی جانب توجہ نہیں فرمائی آپ کے اعلم ہونے میں کسی قسم کا نقصان نہیں پیدا کر سکتا۔ جبکہ ثابت ہو چکا کہ آپ ان شریف علوم میں جو آپ کے منصب اعلیٰ کے مناسب ہیں۔ ساری مخلوق سے بڑھے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ شیطان کو بہتیرے حقیر حادثوں کی شدت

پس اس قیاس کی بناء پر لازم آئے گا کہ ہر اُمتی بھی شیطان کے ہتھکنڈوں سے آگاہ ہو اور لازم آئے گا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو خبر ہو اس واقعہ کی جسے ہدہد نے جانا اور افلاطون و جالینوس واقف ہوں کیڑوں کی تمام واقفیتوں سے اور سارے لازم باطل ہیں چنانچہ مشاہدہ ہو رہا ہے۔ یہ ہمارے قول کا خلاصہ ہے جو براہین قاطعہ میں بیان کیا گیا جس نے کند ذہن بددینوں کی رگیں کاٹ دیں اور دجال و مفتری گروہ کی گردنیں توڑ دی ہیں۔ سو اس میں ہماری بحث صرف بعض حادثات جزئی میں تھی اسی لیے اشارہ کا لفظ ہم نے لکھا تھا تاکہ دلالت کرے کہ نفی و اثبات سے مقصود صرف یہ ہی جزئیات ہیں لیکن مفسدین کلام میں تحریف کیا کرتے ہیں اور شاہنشاہی محاسبہ سے ڈرتے نہیں اور ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے۔ وہ کافر ہے چنانچہ اس کی تصریح ایک نہیں ہمارے بہتیرے علماء کر چکے ہیں اور جو شخص ہمارے بیان کے خلاف ہم پر بہتان باندھے اس کو لازم ہے کہ شاہنشاہ روز جزاء سے خائف بن کر دلیل بیان کرے اور اللہ ہمارے قول پر وکیل ہے۔

المہند علی المفند ص 57 تا 60

مزید سنئے! بریلوی جید عالم دین مفتی خلیل احمد خان قادری برکاتی لکھتے ہیں:

رہی مولوی خلیل احمد صاحب سہارنپوری مرحوم کی عبارت براہین قاطعہ جس کو مختلف جگہ کے فقروں اور ٹکڑوں کو جوڑ کر ایک کفری مضمون بنایا ہے یہ آپ کی (اعلیٰ حضرت) دستکاری کا ایک نمونہ ہے۔ کہیں کا فقرہ کہیں کاٹ کر لگا دیا اس کا سیاق و سباق غائب پھر اس میں بھی اپنی تصنیف شامل۔۔۔ آگے لکھتے ہیں:

مولوی نذیر احمد خان صاحب مدرس مدرسہ طیبہ احمد آباد گجرات نے اول رد

نے کئی مقامات پر جوابات دینے کے باوجود اس مقام پر عبارت کو رد بالکل نہیں کیا جو اس بات کی دلیل ہے کہ ہندوستان کے علماء نے بشمول رامپوری صاحب یہ عبارت قابل ردو تردید نہ سمجھی اس لیے اس کو نہ رد کیا۔ یہ صرف فاضل بریلوی صاحب کی مہربانی ہے اور عنایت ہے کہ انہوں نے تکفیر کرڈالی۔ حسد و عناد و بغض و کینہ کی آگ میں جلتے ہوئے۔ اس وقت فاضل بریلوی نے بھی اس کو کفر نہ کہا جب اس پر تقریظ لکھی تھی۔ اور رام پوری کی ہاں میں ہاں ملائی مگر اس عبارت کی تکفیر کا کہیں بھی ذکر نہیں۔ بهذا القدر نکتفی

الزام بر حکیم الامت مجدد ملت الشاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ:

فاضل بریلوی لکھتے ہیں: اسی گنگوہی کے دم چھلوں میں سے اشرف علی تھانوی کہتے ہیں۔ اس نے ایک چھوٹی سے رسلیا تصنیف کی کہ چار ورق کی بھی نہیں اور اس میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا تو ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چارپائے کو حاصل ہے۔ اس کی ملعون عبارت یہ ہے کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے۔ یا کل اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔

حسام الحرمین ص18

اس میں گستاخی کیا ہے ہمارا یہ سوال بریلویوں سے ہے۔

وہ جواب میں لکھتے ہیں: تھانوی صاحب نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم

صاحب کی عبارت میں نہ تشبیہ ہے نہ برابری لفظ ایسا نہ تشبیہ کے لیے متعین ہے نہ برابری کے لیے یہ فاضل بریلوی کی خوبی فہم ہے کہ اپنی رائے سے مقرر کرکے اس پر احکام کفر لگا دیئے۔

سنیئے! اہل زبان ہندوستان کے یہاں لفظ ایسا ہر جگہ تشبیہ کے لیے ہی نہیں بولا جاتا ہے ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ زید نے ایسا گھوڑا خریدا ہے۔ جو اس کو پسند آیا یا زید نے ایسا کام کیا جس سے سب لوگ خوش ہو گئے۔ کہیے کہاں دونوں مثالوں میں لفظ ایسے کے معنی تشبیہ یا برابری کے لیے کب ہوئے پھر چند سطور کے بعد لکھتے ہیں۔

اگر مولوی شریف الحق صاحب کے بقول تشبیہ ہے تو تشبیہ میں مشبہ و مشبہ بہ میں برابری کیا لازم ہے اہل فن کا مقررہ قاعدہ ہے کہ مشبہ بہ مشبہ سے اقوی ہوتا ہے۔ خلیفہ معتمد باللہ کی مدح میں جو اس مداح حسان مصیصی شاعرانہ اندلس نے کہا تھا۔

کان ابوبکر ابو بکر الرضی

و حسان حسان و انت محمد

یعنی اے ممدوح تیر اوزیر ابو بکر ابن زیدون ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مانند ہے اور تیرا مداح شاعر حسان مصیصی حسان بن ثابت مداح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند ہے اور تو خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند ہے۔

اس پر بعض شارحین شفا نے کہا تھا کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر معتمد باللہ کو حسان شاعر نے کہہ دیا ہے اس پر علامہ خفاجی نے شرح شفا میں اور

علامہ علی قاری نے اپنی شرح شفا میں اعتراض فرمایا اور تشبیہ کی بناء پر دعویٰ برابری کو خلاف قاعدہ مقررہ اہل فن قرار دیا۔

علامہ خفاجی نے نسیم الریاض میں فرمایا کہ ان شارحین کے کلام کو نہ ذکر کرنا ہی بہتر ہے۔ علامہ علی قاری نے فرمایا یعنی اس شعر حسان مصیصی پر شارحین نے مصنف کی تبعیت میں طویل کلام کیا ہے لیکن کلام اشکال سے خالی نہیں اس لیے کہ تشبیہ سے مشبہ بہ کے ساتھ کمال میں برابری لازم نہیں آتی بلکہ قاعدہ مقرر ہے کہ مشبہ بہ اقویٰ ہوتا ہے۔ سارے حالات میں۔ الخ...........

اس میں تصریح ہے کہ تشبیہ میں برابری نہیں ہوتی اگر کسی اعلیٰ درجہ کی چیز کو کسی ادنیٰ درجہ کی چیز سے بغرض سمجھانے مخاطب کو تشبیہ دے دی جائے تو اس کو توہین و تنقیص نہیں کہا جا سکتا۔

صحیح بخاری شریف میں حدیث موجود تھی: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ آپ پر وحی کس طور سے آتی ہے۔ تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی کبھی مجھ پر وحی مثل گھنٹہ کے آواز کے آتی ہے۔

غور کیجئے کہ اس حدیث شریف میں وحی الٰہی کے نزول کو گھنٹہ کی آواز کے مثل فرمایا یعنی گھنٹہ کی آواز سے تشبیہ دی ہے حالانکہ گھنٹہ کی آواز کو حدیث شریف میں شیطانی آواز فرمایا گیا ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ:

جس قافلہ میں گھنٹہ ہوتا ہے اس قافلے میں رحمت کے فرشتے نازل نہیں

HussamUlHaramainK...

پھر تو ہر ایک کو کہنا چاہیے کیونکہ ہر ایک کے پاس کچھ نہ کچھ معلومات ہوتی ہے جو کہ بعض علم کہلاتی ہے۔ آخری جملہ جو فاضل بریلوی نے اڑادیا اس سے یہ بات مفہوم ہو رہی تھی وہ ٹکڑا یہ ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہوتی ہے اگر ٹکڑا لکھ دیا جاتا تو ہر آدمی اس ٹکڑے کو دیکھ کر بات سمجھ لیتا ہے کہ لفظ "ایسا علم" سے نبی پاک علیہ السلام کے علم مبارک کی طرف اشارہ نہیں بلکہ اس آخری ٹکڑے والے علم کی طرف اشارہ ہے۔ مگر فاضل بریلوی تو فاضل تھے۔

اور دوسری خیانت فاضل نے یہ کی کہ ایک ٹکڑا اور عبارت کا آخر سے اُڑادیا جو یہ تھا کہ تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے تا کہ لوگوں کا دماغ اس طرف نہ جائے کہ بات اس پر ہو رہی ہے کہ آپ علیہ السلام کو عالم الغیب کہا جا سکتا ہے یا نہیں۔ اب ٹکڑا اُڑانے سے لوگوں کو دھوکہ دیا کہ بات آپ علیہ السلام کے علم مبارک کی ہو رہی ہے۔ القصہ حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے مشورہ دیا کہ بے دین لوگ آپ کی تحریر کی وجہ سے عوام کو دھوکہ دیتے ہیں عبارت اگرچہ ٹھیک ہے مگر اس کو بدل دیا جائے تو کیا حرج ہے۔ تو آپ نے اس مشورہ کو قبول کر کے عبارت کو بدل دیا، اب عبارت یوں ہے:

اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی کیا تخصیص مطلق بعض علوم تو غیر انبیاء کو بھی حاصل ہیں تو چاہیے سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔

تغیر العنوان ص 13

مگر بریلویت وہیں کھڑی ہے۔ اب بریلویت کے گھر میں چلتے ہیں۔ انہوں

نے لفظ ایسا سے دو الزام لگائے۔

1۔ تھانوی صاحب نے آپ کے علم مبارک کو جانوروں کے علم سے تشبیہ دی۔

2۔ ان کے برابر علم کہا اب ہم بھی بریلوی لوگوں کے گھر سے ایسے الفاظ لاتے ہیں اور پھر دنیا کے غیر جاندار اور سمجھ دار لوگوں کو دعوت فکر دیں گے کہ اگر ہمارے لیے یہ اصول ہے تو ان کے لیے کیوں نہیں۔

1۔ مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

کسی کو الو گدھا کہہ دو تو وہ رنجیدہ ہو جاتا ہے اور حضرت قبلہ و کعبہ کہہ دو تو خوش ہوتا ہے حالانکہ الو گدھا بھی مخلوق ہیں اور قبلہ و کعبہ بھی ایسے ہی خالق کے مختلف ناموں میں مختلف تاثیریں ہیں۔

اسرار الاحکام ص52

اب دیکھیے لفظ "ایسے ہی "کو وہ کہہ رہے ہیں جیسے کسی کو الو گدھا کہہ دیا جائے تو اثر پڑتا ہے ایسے ہی خدا کے ناموں سے دم وغیرہ کرنے میں بھی اثر ہے۔اب سوال یہ ہے کہ کیا انہوں نے اثر میں خدا کے نام اور اُلو گدھا کے ناموں کو برابر نہیں کیا اور کیا ایسی گھٹیا چیز سے تشبیہ دے کر ان کا ایمان باقی رہا۔مگر بریلویت کو سانپ سونگھ جائے جو اس عبارت کا جواب دینے کی کوشش کریں۔

2۔ یہی مفتی صاحب اور جگہ لکھتے ہیں: انبیاء نے اپنے آپ کو ظالم ضال خطاوار وغیرہ فرمایا ہے اگر ہم یہ لفظ ان کی شان میں بولیں تو کافر ہو جائیں ایسے ہی حضور سے فرمایا گیا اپنے کو بشر کہو۔

نور العرفان ص802، کتب خانہ نعیمی لاہور

تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں مفتی احمد یار نعیمی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی

بشریت کو ظلم اور گمراہی کے برابر کہا ہے یا اس سے تشبیہ دی ہے؟ جو فتویٰ حکیم الامت حضرت تھانوی پر لگاتے ہو وہ مفتی احمد یار نعیمی پر بھی لگاؤ۔

3۔ یہی مفتی اور جگہ لکھتے ہیں: جب لاٹھی سانپ کی شکل میں ہو گی تو کھائے گی پیئے گی مگر ہو گی لاٹھی یہ کھانا پینا اس کی اس شکل کا اثر ہو گا ایسے ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نور ہیں جب بشری لباس میں آئے تو نوری بشر تھے۔ یہ کھانا پینا نکاح وفات اسی بشریت کے احکام ہیں۔

نور العرفان ص805 کتب خانہ نعیمی لاہور

کیوں شریف الحق امجدی صاحب: یہاں بھی لفظ ایسے آیا ہوا ہے تو کیا آپ کے اصول سے یہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کو سانپ سے تشبیہ نہیں دی جا رہی کیا یہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت مبارک کو سانپ کے برابر نہیں کہا جا رہا۔ یہاں آپ خاموش کیوں ہیں کیا وہ فتوے اور اصول ہمارے لیے ہی ہیں یا یہاں بھی کچھ توجہ فرمائیں گے۔

اور یہ بات گزر چکی ہے کہ حفظ الایمان کی عبارت پر سب سے پہلے مناظرہ مولوی احمد رضا اور مولانا عبد الباری فرنگی محلی کے مابین ہوا۔ جس میں بڑی ذلت سے فاضل بریلوی کو دوچار ہونا پڑا۔ تفصیل کے لیے دیکھیے

انوار مظہریہ ص292

اس وقت حضرت مولانا منظور احمد نعمانی صاحب نے حامد رضا کے اعلان پر کہ اگر یہ ہمارے متعلق ہوتی تو ہم اس پر عدالت میں درخواست دائر کرتے اور ہتک عزت کا پرچہ ان پر کروایا جاتا۔ یہی عبارت حامد رضا خان کے نام سے لے کر اپنے رسالے میں چھاپ دی مگر بریلویت کو سانپ سونگھ گیا۔ آج بھی کوئی بریلوی اپنی ضد

پر اڑار ہے تو اس کے نام سے یہ عبارت لکھ سکتے ہیں۔

ایک اور مثال:

مولوی اشرف سیالوی لکھتا ہے: وہاں سب لوگوں نے اللہ رب العزت کے سوال الست بربکم کے جواب میں بلی کہا تھا لیکن یہاں کوئی شداد کوئی فرعون کوئی ہامان اور ابولہب بن گئے اس کی وجہ یہی ہے کہ عالم ارواح و عالم اجساد کا معاملہ مختلف ہے اسی طرح نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم عالم ارواح میں ملائکہ وانبیاء کے نبی تھے لیکن یہاں نہ کوئی ملک نہ نبی پھر آپ نبی کس کے تھے۔

نبوت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ص62

بریلویوں حضرات سے ہمارا سوال یہ ہے کہ یہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تمثیل فرعون وہامان سے نبی دی جارہی۔ جس سے بریلوی مسلک کے لوگ بھی کہہ اُٹھے۔

آپ نے بڑی دیدہ دلیری سے اور بے باکی سے سید المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم ارواح میں نبی ہونے اور بقول آپ کے عالم اجساد میں تقریباً 40 سال تک نبی نہ ہونے کا موازنہ حکم خداوندی کے مطابق جانوروں سے بھی بدتر کفار بلکہ کفار کے سرداروں کے کفر سے کردیا۔

نبوت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہر آن لحظہ ص 62، 63

اس تشبیہ و برابری پر کیا بریلوی علماء نے اس کو کافر کہا اگر نہیں تو کیوں ؟ایک اور مثال:

فاضل بریلوی سے ایک سوال ہوا کہ ایک عالم نے اپنے وعظ میں

کہا۔"اے مسلمانوں آپ لوگوں کو سمجھانے کے لیے ایک مثال دیتا ہوں اس کے بعد آپ لوگ خیال کریں کہ قوت ایمانی میں کہاں تک ضعیف ہو گیا ہے۔ دیکھو کسی حاکم کا چپراسی سمن لے کر آتا ہے۔ تو اس کا کس کا قدر خوف ہوتا ہے۔ حالانکہ حاکم ایک بندہ مثل وشما سمن آدھے پیسے کا کاغذ جس میں معمولی مضمون ہوتا ہے۔ چپراسی 5،6 روپے کا ملازم ہوتا ہے۔ مگر حالت یہ ہوتی ہے کہ اس کے خوف کے مارے لوگ روپوش ہو جاتے ہیں لاچاری سے لینا ہی پڑتا ہے بعدہ وکیل کی تلاش اور روپے کا صرف کرنا کذا و کذا اور اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین کہ وہم بھر میں تہہ و بالا کر سکتا ہے۔ اس کا حکم نامہ قرآن پاک ومقدس کہ جس کے ایک ایک حرف پر دس بیس تیس نیکی کا وعدہ ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائے۔ الخ........

الجواب: حاش للہ اس میں نہ تشبیہ ہے نہ تمثیل نہ اصلا معاذ اللہ توہین کی بو۔

فتاویٰ رضویہ ج15، ص150

اب دیکھیے مولوی واعظ صاحب کہہ بھی رہے ہیں کہ ایک مثال دیتا ہو اور اس میں اس نے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال چپراسی سے دی ہے۔ مگر فاضل بریلوی نے چونکہ اپنا آدمی تھا اس لیے یہ کہہ دیا کہ کوئی تشبیہ و تمثیل نہیں حالانکہ وہ کہہ رہا ہے کہ میں مثال دیتا ہوں۔ اس آدمی نے تمثیل مانی بھی ہے مگر نہ اس مثال میں چپراسی سے آپ علیہ السلام کی برابری تسلیم کی جاتی ہے۔ اور نہ تشبیہ۔

تو ہم بھی یہی کہتے ہیں ہماری مثال میں اس قسم کی گفتگو نہیں۔ اگر یہ گستاخی نہیں تو پھر ہماری کیوں ہے۔ کیا اسی وجہ سے ہے کہ ہم نے دین خالص لوگوں کو سنایا جس سے تمہیں تکلیف ہوئی۔ ایک اور مثال:

اصل میں توہین اور گستاخی بریلویت میں بہت ہے مگر چور بھی کہے چور چور کا اصول اپنا کر انہوں نے اپنی گستاخانہ عبارات اور توہین پر عشق و محبت کے مدعی ہونے کی چادر اوڑھ رکھی ہے اور علماء کرام اس فرقہ کی کتب کو جاہل و مجہول سمجھ کر پڑھتے نہیں اور جو بریلویت کو پڑھتا نہیں وہ ان کی گستاخیوں پر مطلع کیسے ہو گا۔

اس لیے علماء کرام سے گزارش ہے کہ ان کی کتب کو پڑھیں اور پھر فیصلہ فرمائیں کہ یہ لوگ گستاخ ہیں یا عاشق۔

ایک اور طرز سے:

بریلوی اس حفظ الایمان کی عبارت پر اعتراض کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کو تشبیہ دی گئی ہے جانوروں کے علم کے ساتھ تو یہ بات برابری کو لازم کرنے والی ہے۔یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کو جانوروں کے علم سے تشبیہ دینے کی وجہ سے یہ لازم آتا ہے کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کا علم مبارک جانوروں کے علم کے برابر ہے۔ یہ بات احمد رضا خان کی کتب کو دیکھ کر سمجھ آتی ہے۔ تو جواباً عرض یہ ہے کہ ڈاکٹر الطاف حسین سعیدی اور خلیل احمد رانا جیسے بریلوی اسکالر کا عقیدہ و نظریہ تو یہ ہے کہ:

مشابہت سے مساوات بھی لازم نہیں آتی چہ جائے کہ مشبّہ کی برتری کا قول کیا جائے۔

افضیلت غوث اعظم دلائل و شواہد ص86

تو معلوم ہو گیا کہ فاضل بریلوی نے بہت بڑی زیادتی کی ہے۔ جو کہ قابل معافی جرم نہیں اور یہی جرم اس کے ایمان کو کھا گیا کہ وہ خود اپنے فتویٰ کفر میں بری

طرح پھنس گیا جیسا کہ آپ اجمالی نظر میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

مفتی عبدالمجید خان سعیدی لکھتے ہیں: مثال محض تفہیم کے لیے ہوتی ہے مساوات کے لیے نہیں۔

کنزالایمان پر اعتراضات کا آپریشن ص186

مفتی حنیف قریشی کہتے ہیں: تشبیہ اور استعارہ سے مشبہ و مشبہ بہ کی برابری سمجھنا پرلے درجے کی حماقت و جہالت ہے۔

ص 539، روئیداد مناظرہ گستاخ کون

مولوی ابو کلیم محمد صدیق فانی لکھتا ہے: مثال کے بیان سے مقصد کسی بات کو عام فہم انداز میں بیان کرنا مقصود ہوتا ہے یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ جس چیز کے لیے مثال دی جارہی ہے۔ مثال اس کا عین ہے اور ہو بہو اس پر صادق آتی ہے۔

محدث حافظ ابن قیم جوزی لکھتے ہیں: انہ لا یلزم تشبیہ الشیء بالشیء مساواتہ لہ۔

المنار المنیف ص60 طبع بیروت

(یعنی کسی شے کو کسی سے تشبیہ دی جائے تو یہ لازم نہیں آتا کہ یہ شے اس کے برابر ہے)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: تشبیہ اور استعارہ سے مشبہ اور مشبہ بہ سے برابری سمجھنا پرلے درجے کی حماقت (بے وقوفی) ہے۔

آئینہ اہلسنت ص 390

مولوی اشرف سیالوی لکھتے ہیں: مثال میں صرف وجہ تمثیل کا لحاظ ہوتا ہے جملہ امور میں اشتراک نہیں ہوتا۔

حاشیہ مناظرہ جھنگ ص52

بلکہ مولانا لکھنوی نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ کبھی تشبیہ ناقص کے ساتھ مجرد

تفہیم کے واسطے ہوتی ہے۔

مجموعہ فتاوی اردو ج1ص20

ایک اور طرز سے بریلوی عالم کا اعتراض:

بریلوی علامہ سردار احمد فیصل آبادی لکھتے ہیں: اس ناپاک عبارت میں حضور پر نور شافع یوم النشور کے علم شریف کو بچوں، پاگلوں، جانوروں چارپاؤں کے علم سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اس میں حضور علیہ اصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں صریح توہین اور کھلی گستاخی ہے۔

دیوبندی سے لاجواب سوالات ص 184،183

یعنی گھٹیا اشیاء کے ساتھ تشبیہ دینا گستاخی و توہین و کفر ہے۔ جیسا کہ جید بریلوی عالم اور بریلویوں کے حکیم الامت مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

آپ کی شان میں ہلکی مثالیں دینا کفر ہے۔

ملخصأنور العرفان ص 345

اب آیئے دوسری طرف:

ہم پہلے بھی چند مثالیں لکھ آئے ہیں کچھ اور بھی عرض کر دیتے ہیں: بریلویت ملت کے قائد مولوی اشرف سیالوی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی مثال کافروں سے دیتے ہیں اور ان کی اس بات پر بریلوی علماء بھی بہت نالاں ہوتے ہیں۔

مثلاً مفتی عبد المجید خان سعیدی لکھتے ہیں: مصنف تحقیقات نے جو حدیث ''لا یقاس بنا احد'' سے انحراف کرتے ہوئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نبوت والا معاملہ کافروں، مشرکوں اور منافقوں سے ملا کر جس سوئے ادبی کا ارتکاب کیا ہے وہ اس پر

HussamUlHaramainK...

سمجھو نیم اور بکائن کا درخت یکساں معلوم ہوتا ہے مگر پھلوں میں زمین آسمان کا فرق

ہے۔

نور العرفان ص 169، سورۃ الانعام آیت نمبر 99

یہاں انبیاء و اولیاء کو تشبیہ بکائن کے درخت سے دی ہے جو بہت کڑوا

درخت ہوتا ہے۔

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں: بھڑ اور شہد کی مکی ایک ہی پھول چوستی ہیں مگر یہ

پھول کا رس بھڑ کے پیٹ میں پہنچ کر زہر اور شہد کی مکھی کے پیٹ میں پہنچ کر شہد بنتا

ہے ایسے ہی ہمارا کھانا غفلت کا باعث ہے اور انبیاء کی خوراک نورانیت کے ازدیاد کا

ذریعہ ہے۔

نورالعرفان ص 414، سورۃ المومنون آیت نمبر 32

لفظ "ایسے ہی" بھی موجود ہے جو بریلوی اصول میں برابری اور تشبیہ

دونوں کے لیے آتا ہے اور جن بریلویوں کے نزدیک صرف تشبیہ کے لیے آتا ہے وہ

بھی دیکھیں کہ انبیاء کرام کو شہد کی مکھی سے تشبیہ دی گئی ہے جو کہ بریلوی اصول سے

گستاخی بنتی ہے۔ آگے چلئے:

مفتی صاحب لکھتے ہیں: سانپ اور بھینس اگرچہ اللہ کی مخلوق ہے اس کی روزی کھاتے

پیتے ہیں۔ مگر سانپ کے پاس زہر ہے اور بھینس کے پاس دودھ۔ اس لیے آپ سانپ

کو مارتے ہیں اور بھینس کی خدمت کرتے ہیں۔ ایسے ہی کفار کے پاس کفر کا زہر ہے اور

حضرات انبیاء، اولیاء، علماء کے پاس ایمان کا دودھ۔

تفسیر نعیمی ج3، ص 364، سورۃ آل عمران آیت نمبر 33

مفتی صاحب کا ایک اور ظلم ملاحظہ فرمائیں: جیسے ایک ہی رحم سے مختلف اولاد پیدا ہوتی

ہے ایسے ہی ایک ہی تعلیم سے مریدین کے مختلف حالات ہوتے ہیں نگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی تھی۔ مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے درجات مختلف۔

تفسیر نعیمی ج 3، ص243، سورۃ آل عمران آیت نمبر6

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں: سچے مرید کا قلب گویا رحم ہے اور شیخ کامل کی نگاہ گویا نطفہ۔

اتنی حقیر چیزوں سے نبی پاک اور انبیاء علیہم السلام کو تشبیہ دینے والا کیا بریلوی اُصول کی رو سے گستاخ نہیں۔

میں بریلوی مناظرین سے پوچھوں گا کہ سیالوی کی تشبیہات کا گھٹیا ہونا تم بھی مانتے ہو کیا اسے کافر و گستاخ اپنے سردار احمد کے فتوے سے کہتے ہو یا نہیں۔

اور اگر اس اصول سے حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کو معافی نہیں تو مفتی احمد یار نعیمی کو معافی کیوں جو انبیاء کو تشبیہ کبھی بھینس سے اور کبھی کسی سے دیتا ہے۔اسے معافی کیوں ہے۔بریلوی اکابرین نے اس کے خلاف کتنی کتابیں لکھی ہیں؟ آخر کیوں معافی دی۔بریلوی حضرات شیر مادر سمجھ کر اور گیارہویں کا ٹھنڈا میٹھا دودھ سمجھ کر ان سوالات کو ہضم تو کر سکتے ہیں جواب نہیں دے سکتے۔

آخری بات:

بریلوی حضرات ایک اشکال لاینحل سمجھ کر کرتے ہیں اور ان کے بڑے بڑے اکابر نے یہ اشکال اپنی کتب میں لکھا ہے کہ:

مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگی کا کہنا ہے کہ لفظ "ایسا" تشبیہ کے لیے نہیں ہے بلکہ معنی میں "اتنا" یا "اس قدر" کے ہے۔البتہ اگر تشبیہ کے معنی میں ہوتا تو توہین نبوت ہوتی جو موجب کفر ہے اور مولوی ٹانڈوی کا کہنا ہے کہ لفظ "ایسا" تشبیہ کے لیے

علیہ وسلم کو ہے اتنا اور اسی قدر اور اسی مقدار میں چوپاؤں کو بھی حاصل ہے۔ تو یہ کفر و توہین ہے اب سب حضرات کی باتوں کا نتیجہ و مقصد یہ ہے کہ لفظ "ایسا" کو تشبیہ کے لیے مانو یا "اتنا" اور "اس قدر" کے معنی میں مانو اگر مقصد یہ ہے کہ جتنی مقدار نبی پاک علیہ السلام کے علم مبارک کی ہے ویسی مقدار جانوروں کے علم کی ہے یا جتنی مقدار نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کی ہے اتنی مقدار جانوروں وغیرہا کے علم کی ہے تو کفر ہے۔

اب آپ دیکھیے : کہ نہ تو فتویٰ شیخ العرب والعجم حضرت مدنی پر آیا اور نہ حضرت چاند پوری و نعمانی رحمہم اللہ پر لگتا ہے بلکہ دھوکا دینے والے رضاخانی حضرات پر لگتا ہے۔ تفصیل کے لیے جہنم کی بشارت کو ملاحظہ فرمائیے

ہم نے ضرورت کے بقدر بحث کر دی ہے اگر اور ضرورت محسوس ہوتی تو پھر مزید بھی لکھ دیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت و ما توفیقی الا باللہ وصلی اللہ وسلم علی حبیبہ سیدنا و مولانا محمد والہ واصحابہ اجمعین

☆☆☆